عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۵ شمارہ ۲۹

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

کل پاکستان گولڈ میڈل کے تحریری مقابلہ کا نتیجہ

مسلح افواج کے قادیانی آفیسرز

ختم نبوت کی برکت
آگ اُن پر
اثر نہ کر سکی

قرآن کریم کا ایک معجزہ

دارالعلوم دیوبند میں عالمی اجلاس ختم نبوت کی رپورٹ

خوشاب میں ایک قادیانی میدان چھوڑ کر بھاگ گیا

ختم نبوت رسالہ کا نوجوانوں پر اثر

نغمۂ حمد

محترم شارق انبالوی صاحب مرحوم نے بستر علالت سے یہ نظم احقر کو ختم نبوت میں اشاعت کیلئے دی، اسکے چند روز بعد وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، انا للہ وانا الیہ راجعون، مرحوم وقتاً فوقتاً اپنی نظمیں اور نعتیں اشاعت کیلئے بھیجا کرتے تھے قارئین ختم نبوت یقیناً انکے نام سے واقف ہونگے ہم نغمۂ حمد کی اشاعت کے ساتھ قارئین سے درخواست کرتے ہیں کہ مرحوم کیلئے دعائے مغفرت فرمائیں ——— (حافظ خلیل احمد نمائندہ ختم نبوت کروڑ لعل عیسن)

کمالِ اہلِ ہنر لا الہ الا اللہ
جمالِ قلب و نظر لا الہ الا اللہ

حصارِ عزم و عمل سیرتِ رسول اللہ
محیطِ فکر و نظر لا الہ الا اللہ

قدم قدم پہ مسرت نصیب ہوتی ہے
ہے راحتوں کا نگر لا الہ الا اللہ

ہے کائنات اسی کے جمال کی تفسیر
کمالِ حسن نظر لا الہ الا اللہ

مرا فسانۂ شب نعرہ ہائے الّا ہو
مری دعائے سحر لا الہ الا اللہ

بڑی حسین ہیں یہ جبر و قدر کی راہیں
جو ہو شریکِ سفر لا الہ الا اللہ

یہ اولیائے مکرم یہ انبیائے کرام
عظیم سب ہیں مگر لا الہ الا اللہ

مجھے نہیں ہے ضرورت کسی سہارے کی
مرا ہے رختِ سفر لا الہ الا اللہ

یہ درست ہے کہ دیوانۂ رسولؐ ہیں ہم
مگر ہے مدِ نظر لا الہ الا اللہ!

ہے اب بھی رقص کناں سینۂ مجاہد میں
برنگِ برق و شرر لا الہ الا اللہ

ہے قلب سوز ابوبکرؓ نام شاہِ عرب
ہے جاں گداز عمرؓ لا الہ الا اللہ

جو توڑتے ہیں نئے بت تو اختیار کرو
وہی پرانی ڈگر لا الہ اللہ اللہ ؟

خدا گواہ بفضلِ نبی صلِ علٰے
فلاحِ نوعِ بشر لا الہ الا اللہ!

اگر ہے خواہشِ نظارۂ مقامِ خودی
تو پڑھیے آٹھ پہر لا الہ الا اللہ!

ضیا ضرور ہے سینے میں دیکھئے تو سہی
برنگِ شمس و قمر لا الہ الا اللہ

قسم خدا کی پھر اندیشۂ نجات نہیں
ہے زیبِ نطق اگر لا الہ الا اللہ

خیالِ مرگ ہے شارقؔ نہ دل پہ خوفِ حیات
ہے اپنے پیشِ نظر لا الہ الا اللہ

شارق انبالوی مرحوم (کروڑ لعل عیسن)

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

جلد نمبر ۵ | ۲۳ تا ۲۹ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ / ۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء تا یکم جنوری ۱۹۸۶ء | شمارہ ۲۹

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۶۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/ روپے — ششماہی ۵۵/ روپے
سہ ماہی ۳۰/ روپے — فی پرچہ ۲/ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا	۳۷۵ روپے
جاپان۔ ملائشیا	۳۷۵ روپے
سنگاپور	۳۷۵ روپے
چائنا	۳۷۵ روپے
فجی۔ نیوزی لینڈ	۳۷۵ روپے
آسٹریلیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند	انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب	پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب	برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب	کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب	فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری	قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلورکوٹ	حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
ربوہ	شبیر احمد عثمانی
راولپنڈی	عبدالخالق علوی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	طاہر رزاق، مولانا کرم بخش
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ	محمد متین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ	چوہدری محمد شریف نکودری
دوبئی	قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا	ہدایت اللہ
بارڈس	اسماعیل قاضی
کینیڈا	آفتاب احمد
ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا
برطانیہ	محمد اقبال
اسپین	راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک	محمد ادریس
ناروے	میاں اشرف جاوید
افریقہ	محمد زبیر افریقی
ماریشس	محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش	محی الدین خان

پاکستان کی مسلح افواج میں ۳۲۸ قادیانی افسر ہیں، صاحبزادہ یعقوب

پاکستان کی مسلح افواج میں لیفٹیننٹ جنرل سے لے کر کیپٹن کی سطح تک ۳۲۸ قادیانی افسر کام کر رہے ہیں۔ وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب خان نے آج قومی اسمبلی کے وقفۂ سوالات کے دوران صاحبزادہ محمد احمد کے ایک سوال کے جواب میں قادیانی افسروں کی جو تعداد بتائی وہ درج ذیل ہے

عہدہ	آرمی	نیوی	ایئرفورس	کل
لیفٹیننٹ جنرل/مساوی	۱	–	–	۱
بریگیڈیئر/مساوی	۵	–	۱	۶
کرنل/مساوی	۱۰	۲	۳	۱۵
لیفٹیننٹ کرنل/مساوی	۵۶	۶	۱۱	۷۳
میجر/مساوی	۱۳۵	۵	۱۶	۱۵۶
کیپٹن/مساوی	۵۸	۵	۱۴	۷۷
کل	۲۶۵	۱۸	۴۵	۳۲۸

(روزنامہ جسارت ۵ دسمبر ۱۹۸۶ء)

کس حیثیت میں ایوارڈ دیا گیا؟

قومی اسمبلی کے وقفہ سوالات میں آج مشہور قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کو نشان امتیاز کا سول ایوارڈ دینے پر گرما گرم بحث ہوئی اور یہ نکتہ اٹھایا گیا کہ آیا یہ ایوارڈ ڈاکٹر عبدالسلام کو مسلمان کی حیثیت سے دیا گیا ہے یا غیر مسلم کی حیثیت سے۔ لیاقت بلوچ نے کہا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اس کے باوجود اس سول ایوارڈ کے حوالے سے سرکاری ذرائع ابلاغ ڈاکٹر عبدالسلام کو مسلمان سائنسدان کے طور پر متعارف کراتے رہے ہیں۔ اس کے جواب میں سرکاری بنچوں کی طرف سے یہ جواب دیا گیا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو محض سائنسدان ہونے کے ناطے نشان امتیاز کا ایوارڈ دیا گیا ہے۔

(جسارت ۲ دسمبر ۱۹۸۶ء)

اور قادیانی میدان چھوڑ کر بھاگ گیا

خوشاب (قاری جنید احمد صدیقی) ۲۵ نومبر ۱۹۸۶ء کو بہار کے شہر ضلع خوشاب میں ہاکی میچ تھا سب لوگ جمع تھے ضلع خوشاب کے تمام ہائی سکولوں کا مقابلہ تھا کالج ہائی سکول پرائمری سکول تمام مدرسوں کے طالب علم اکٹھے تھے۔ گورنمنٹ ہائی سکول ضلع خوشاب میں ہاکی ٹورنامنٹ میچ تھا جس میں ضلع بھر کے طلباء اکٹھے تھے لوگوں کا جم غفیر تھا اس میں ایک مظفر نامی قادیانی کو ہاکی امپائر مقرر کیا گیا جب میچ شروع ہوا مظفر قادیانی گراؤنڈ میں آیا تو فضا ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد، قادیانی مردہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی اس وقت منظر دیکھنے کے قابل تھا ان مسلمانوں کے جوش و جذبہ نے مظفر قادیانی کو میدان چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور کر دیا اور وہ ہاکی میچ کو چھوڑ کر دفعہ ہو گیا۔

ہائے قسمت اس مجری محفل میں رسوائی ہوئی

پاکستان اسٹیل مل میں ہنگامے کا خطرہ

پاکستان اسٹیل بن قاسم کراچی ۹ کے ایک ڈیپارٹمنٹ ٹی۔ بی۔ پی میں چار شفٹیں چل رہی ہیں جن پر ایک شفٹ انچارج اسحاق ساجد قادیانی دوسری شفٹ کا انچارج محمد احمد قادیانی اور تیسری شفٹ کا انچارج مشکور قادیانی ہے۔ جو کہتا ہے کہ میرا خاندان قادیانی ہے لیکن میں ان سے متفق نہیں ہوں چوتھی شفٹ کا انچارج ایک ہندو ہے، ان چار شفٹوں میں تین قادیانی ایک منصوبے کے تحت آئے ہیں جو اپنے ماتحت مسلمانوں کو تنگ کرتے رہتے ہیں اور یہاں تک کہتے ہیں کہ تم ہمیں دلائل سے قائل کرو کہ ہم قادیانی غیر مسلم ہیں مختلف طریقوں سے وہ مسلمانوں کو اشتعال دلاتے ہیں۔ لہٰذا انتظامیہ و حکومت کو آگاہ کرتے ہیں کہ ان قادیانیوں کو متفرق جگہ ٹرانسفر کریں۔ ورنہ ایک ہنگامے کا خطرہ ہے

یہ سب ہمارے اکابر دیوبند کی محنت کا نتیجہ ہے اور یہ رسالہ ختم نبوت کا اثر ہے کہ ان بچوں نے ختم نبوت کا نعرہ لگا کر قادیانیوں سے نفرت کا اظہار کر کے مظفر قادیانی کو میدان سے نکال دیا۔ آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ قادیانی بے ایمانوں کو ہر جگہ ہر گلی ہر کوچہ ہر گلی میں ذلیل و رسوا کرے اور رب العالمین ہمارے ختم نبوت کے مجاہدین کی حفاظت فرمائے آمین

قادیانی مردے کو نکالا جائے

فورٹ عباس کے مسلمانوں کا مطالبہ

فورٹ عباس (رپورٹ) گزشتہ ہفتہ مدرسہ سراج العلوم فورٹ عباس کے ناظم اور مولانا قمر الدین کے صاحبزادے الحاج مولانا رشید احمد اور قاری عبدالعزیز صاحب اور جناب طفیل ارشد مبلغ ختم نبوت نے چک نمبر ۲۱۳/۹-R فورٹ عباس کا تفصیلی دورہ کیا وہاں جامع مسجد کے خطیب سے ملاقات کی انہیں معلوم ہوا کہ قادیانی یہاں کام کر رہے ہیں انہوں نے قادیانیوں کے پروگراموں کا سختی سے نوٹس لیا۔ واپس فورٹ عباس آ کر صاحبزادہ رشید احمد نے مجلس ختم نبوت کے دفتر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ چک نمبر ۲۱۳/۹-R سے قادیانی مردے کو مسلمانوں کے قبرستان سے جلد نکالا جائے انہوں نے مقامی انتظامیہ کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر قادیانی مردے کو مسلمانوں کے قبرستان سے نہ نکالا گیا تو ہم سر پر کفن پہن کر سڑکوں پر نکل آئیں گے پھر اس کی ذمہ داری تمام تر حکومت پر عائد ہوگی۔

ایس۔ ڈی۔ ایم ماتلی کی یقین دہانی

ٹنڈو غلام علی (نمائندہ ختم نبوت) ۲۷ نومبر بروز جمعہ کو تھانہ ٹنڈو غلام علی میں امیر محمد یعقوب آرائیں مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو غلام علی کی قیادت میں مجاہدین ختم نبوت ٹنڈو غلام علی نے وفد کی صورت میں ایس ڈی ایم ماتلی سے ملاقات کی ایس ڈی ایم ماتلی کو بتایا گیا کہ آپ صاحبان دستی تحصیل ماتلی میں جا کر قادیانیوں کی دکانوں سے قرآنی کلمات اور کلمہ طیبہ کا بورڈ

اقدام اٹھائیں ورنہ ہم خود جاکر قادیانیوں کی دکانوں سے کلمہ طیبہ کا بورڈ اتاریں گے۔ تو ایس ڈی ایم ماتلی نے کہا کہ میں نے آدمی بھیجا ہے اگرچہ صابن دستی کے قادیانیوں نے اپنی دکانوں سے کلمہ طیبہ کا بورڈ نہیں اتارا تو میں پندرہ نومبر تک ان قادیانیوں پر کیس داخل کر کے چالان کروں گا۔

مرزا طاہر کی تقریر کا کیسٹ

سیالکوٹ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے امیر ملک منظور الٰہی اعوان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مرزا طاہر کی تقریر سالانہ جلسہ لندن ۱۹۸۵ء جس کو ٹیپ کرا کر مرزا طاہر مرتد نے ہزاروں کیسٹ تیار کر کے اپنے قادیانی چیلوں میں تقسیم کرا دیئے ہیں۔ اس کا ایک کیسٹ اللہ تعالیٰ نے کسی دکسی طریقے سے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب پشاور سینیٹر پاکستان کے ہاتھ میں پہنچا دیا ہے۔ جو اُن کے پاس محفوظ رکھا ہوا ہے۔ اس میں مرزا طاہر نے اسرائیل، روس اور ہندوستان کی حکومتوں کی شہ پر دو شگاف الفاظ میں کہا ہے

"اللہ تعالیٰ اس ملک پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو تباہ کر دے گا۔ آپ (احمدی) یہ مکو دھیں چند دنوں میں (احمدی) خوشخبریاں سنیں گے کہ یہ ملک صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو جائے گا"

لیکن اس کے باوجود کہ مندرجہ بالا تقریر کا کیسٹ ایک مسلمان سینیٹر پاکستان کے پاس محفوظ ہے۔ ملک وکٹوریہ کی نیک خواہشات کی تحریک سے خدا کا بھیجا ہوا مرزا قادیانی کی امت کے ایک بڑے گرو گھنٹال نے قادیانی ماہنامہ تحریک جدید ربوہ کے شمارہ ماہ ستمبر ۱۹۸۶ء میں حکومت پاکستان مسلم لیگیوں اور دیگر مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور دھوکہ دینے کی خاطر کہا ہے۔ کہ لندن میں مرزا طاہر کی تقریر کی خبر شرانگیز ہے مرزا طاہر نے ایسی تقریر ہرگز نہیں کی ہے۔ مگر اس بہت سی زیادہ جھوٹی تردید کو کوئی مسلم لیگی مسلمان اور مسلم لیگی جونیجو حکومت ہرگز ہرگز یقین کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ کیوں کہ اس تقریر کا ٹیپ کیا ہوا کیسٹ حضرت مولانا صاحب موصوف کے پاس موجود ہے۔ اندریں حالات مسلمانان پاکستان مسلم لیگی اور غیر مسلم لیگی حکومت سے زبردست مطالبہ کرتے ہیں کہ مرزا طاہر مرتد کو پاکستان سے بغاوت کی سزا پھانسی دینے کے لئے اُسے برطانوی حکومت کی مدد سے واپس پاکستان لا کر اس پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلا کر پھانسی دی جائے۔

ضلع بدین میں قادیانیوں کی شرانگیز کاروائیاں

ٹنڈو غلام علی (ڈاکٹر ابو العرفان) ضلع بدین میں قادیانیوں کی مسلسل غیر قانونی اور غیر اخلاقی سرگرمیوں کی مؤثر روک تھام کیجئے۔ قادیانی گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت اسلامی اصطلاحات مثلاً آذان دینا، اپنے گھروں، دکانوں اور کاروباری مراکز میں کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات آویزاں کرنے پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ اپنے مرزوالے کو "مسجد" کہلانا۔ قادیانی اپنے آپ کو براہ راست تو درکنار، اشارۃً اور کنایۃً بھی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتے جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوں۔ اس سلسلہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو غلام علی ضلع بدین کے عہدیداروں نے ایک پر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی مرزا طاہر کے حکم سے پورے ملک میں امن عامہ کو تباہ و برباد کئے ہوئے ہیں۔ ملک میں جتنے بھی فرقہ وارانہ فسادات ہوئے ہیں۔ یا لسانی تعصبات کی تحریکیں چل اٹھی ہیں یا ملک میں آئے دن لوٹ کھسوٹ، جلاؤ گھیراؤ، ڈاکہ، خون ریزی، قتل و غارت گری اور مختلف قسم کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ ان سب کے پیچھے قادیانیوں کے خفیہ ہاتھ کی کارستانیاں ہیں۔ حکومت کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ مرزا طاہر کی تقریروں کے کیسٹ پاکستان درآمد کئے جاتے ہیں جن سے اس فتنہ انگیز ٹولے کے پاکستان کے بارے میں کیا عزائم ہیں!؟ ان کا احسن طریقے سے اندازہ ہو سکتا ہے!؟ پاکستان میں بھی افغانستان جیسے حالات پیدا کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ بقول مرزا طاہر، اللہ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ آپ عنقریب خوشخبری سنیں گے کہ پاکستان صفحۂ ہستی سے مٹ گیا۔ ملک میں صدارتی آرڈیننس کی کھلے بندھوں دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں۔ احترام قانون کو پامال کیا جا رہا ہے۔ مثلاً ٹنڈو غلام علی میں مرزوائے میں آج تک کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ صابن دستی، نیو دیہالو، کوٹ احمدیہ، بشیر آباد، سنجر چانگ بلکہ جہاں کہیں بھی قادیانیوں کے دو گھر ہیں۔ وہاں مسلمانوں میں اشتعال پیدا کرنے کے درپے ہیں۔ آج تک کلمہ طیبہ کی توہین کی مہم زور و شور طریقہ سے چلائی جا رہی ہے ہم قادیانیوں مرتدوں سے پوچھتے ہیں کہ صدارتی آرڈیننس کے بعد انہیں کلمہ طیبہ کے بیج اور اسٹیکروں سے اتنی محبت کیوں ہو گئی ہے!؟ ہم حکومت پاکستان بالخصوص صوبہ سندھ ضلعی انتظامیہ، اور مقامی انتظامیہ سے پُر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ تعزیرات کے قانون امتناع قادیانیت پر مکمل مؤثر عمل درآمد کرایا جائے۔ قانون امتناع قادیانیت میں اصولی تکنیکی خامیوں کو دور کر کے اس کی مکمل وضاحت کے ساتھ اس کی نقول ملک کے تمام ضلعی انتظامیہ کے سربراہان کو مہیا کی جائیں تاکہ قانون نافذ کرنے والے ادارے عدم وضاحت کا بہانہ نہ بنا سکیں۔ امتناع قادیانیت قانون کے علانیہ مخالفت کا اور بدنیت افسران کا مؤثر انسداد کیا جائے اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ بروقت اقدام کر کے فضا کو خوشگوار بنائیں تاکہ عوام کو قانون ہاتھ میں لینے کی نوبت نہ آئے۔ ہم حکومت پاکستان سے پُر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ تمام قادیانیوں کو تمام محکموں سے فوراً برطرف کیا جائے۔ اور ان کی جگہ مسلمان افسران کا تقرر کیا جائے۔ قادیانیوں کو اقلیت کی کوٹہ میں سے نوکریاں دی جائیں۔ تمام قادیانیوں کے شناختی کارڈ منسوخ کر کے ان کے شناختی کارڈوں کا نئے سرے سے اجراء کیا جائے۔ جس میں ان کے نام بھی تبدیل کئے جائیں۔ اور لفظ قادیانی یا مرزائی کا اندراج کیا جائے۔ قادیانیوں کے ہر قسم کے لٹریچر اور ان کی اینٹی اسلامک سرگرمیوں کو روکا جائے۔ واپڈا کے ملازم ہیڈ ماسٹر ماجد کو فوراً برطرف کیا جائے۔ جو غلط ریڈنگ لکھ کر مسلمانوں کو

اقتصادی بحران کی طرف دھکیل رہا ہے مساجد سے میٹر پڈنگ کرتا ہے۔ جس سے مسلمانوں کی دینی غیرت اور ایمانی حیثیت مجروح ہوتی ہے۔ قادیانیوں کی تمام مرزا رموں کی اشکال و نقشہ جات تبدیل کیے جائیں تاکہ کوئی بھی مسلمان سہواً وہاں نماز نہ پڑھ لے۔ قادیانیوں کی شیزان مشروبات کمپنی کا بائیکاٹ کیا جائے۔ مولانا محمد اسلم قریشی کے قاتلوں کو گرفتار کرکے انہیں تختہ دار پر لٹکایا جائے۔ ہم تمام دینی بھائیوں سے التماس کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے مرتدوں سے سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ ہم ایس ایچ او محمد سلیم قریشی اور اے ایس آئی قربان علی لاکھو پولیس اسٹیشن شاہ غلام علی کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے ساتھ سنگین مصائب و مشکلات میں بھرپور تعاون کیا۔ ہم ایک بار پھر ضلعی انتظامیہ، سب ڈویژنل انتظامیہ اور مقامی انتظامیہ سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ قادیانیوں پر کڑی نظر رکھیں۔ اور انہیں آرڈی ننس کا پابند بنائیں۔ ہم اپنے کارکنوں اور یوتھ فورس کے مجاہدوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے ہمت و جوانمردی سے منظم طریقہ اور مضبوط منصوبہ بندی سے قادیانیوں کا تعاقب کیا۔

کینٹ بازار شارع فیصل کراچی میں

ختمِ نبوت کانفرنس

کراچی ۔ ۲۰ دسمبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام کینٹ بازار شارع فیصل زد انصاف ہوٹل ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کا تمام انتظام شارع فیصل شاخ نے کیا۔ کانفرنس ٹھیک ۸ بجے تلاوت کلام سے شروع کی گئی مولانا احمد میاں حمادی نے اس کانفرنس کی صدارت کی۔ مولانا محمد زکریا ممبر صوبائی اسمبلی نے کہا کہ جس طرح قرآن مجید خاتم الکتب ہے اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں ختم نبوت کا مسئلہ قرآن مجید میں سو مرتبہ بیان کیا گیا ہے مولانا نے کہا حکومت کو چاہیئے کہ وہ اپنے نافذ کردہ قانون کی خود حفاظت کرے اور اس کی خلاف ورزی نہ ہونے دیں۔ بصورت دیگر لوگوں کے لئے ہر قانون کا توڑنا آسان ہو جائے گا۔ مفتی احمد الرحمان نے کہا کہ قادیانیت ایک ناسور اور ختم نبوت کے خلاف ایک بغاوت ہے۔ انہوں نے کہا ہر جگہ قانون حرکت میں آتا ہے مگر ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کو گرفت میں نہیں لیتا۔ جہاں جہاں قادیانی آرڈی ننس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں حکومت ان کے خلاف کارروائی کرے بصورت دیگر مسلمان حرکت میں آنے پر مجبور ہو جائیں گے مولانا احمد میاں حمادی نے کہا کہ تمام مسلمانوں کو ختم نبوت کے مقدس جہاد کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے جب کہ کانفرنس سے منور حسن منظور احمد الحسینی مولانا حفیظ الرحمٰن مبلغ ختم نبوت اندرون سندھ، مولانا محمد انور فاروقی، مولانا خلیل الرحمٰن کشمیری حلقہ شارع فیصل کے جنرل سیکرٹری عبدالناصر خان مولانا کفایت اللہ نے خطاب کیا۔

قراردادیں

جو قراردادیں اس کانفرنس میں منظور کی گئیں درج ذیل ہیں۔

(۱) ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع حکومت مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس مملکت کو قرآن وسنت کے عین مطابق ایک اسلامی سلطنت بنائے (۲) ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع دنیا کے تمام اسلامی ممالک سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سب کے سب مل کر تعلیمات اسلامی کے عین مطابق ایک متحدہ اسلامی ریاست تشکیل دیں (۳) ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع ایران وعراق جنگ کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اس سلسلے کو فوراً بند کیا جائے (۴) ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع برادر اسلامی ملک افغانستان پر روس کے جابرانہ تسلط کی بھرپور مذمت کرتا ہے کہ افغان مسلمانوں کے اس سلسلے میں جہاد فی سبیل اللہ کی مکمل تائید وحمایت کا اعلان کرتا ہے اور روس سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ افغان مسلمانوں کو اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے دے اور افغانستان پر سے اپنا جابرانہ تسلط فوراً اٹھایا جائے۔ (۵) ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع مبلغ تحفظ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کی پراسرار گمشدگی اور ان کا اب تک سراغ نہ لگنے کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ان کا فوراً سراغ لگایا جائے اور اس معاملے کے ذمہ داروں کو اسلامی قانون کے مطابق سزا دی جائے۔ (۶) ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع تمام اسلامی ممالک سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسلام اور نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت اور غداری پر مبنی تحریک "قادیانیت" کی اسلام دشمن و مسلم کش سرگرمیوں کی خصوصی نگرانی کریں اور ان سے کاحقہ نمٹیں (۷) ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ماہ دسمبر ۲۹ء میں ربوہ میں منعقد ہونے والے قادیانی جماعت کے جلسے کو بند کرے اور قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دے کر اس پر مکمل پابندی عائد کرے (۸) ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع کراچی کے علاقے کینٹ ایریا شارع فیصل (ڈرگ روڈ) کراچی نمبر ۸ میں قادیانیوں کے ملک وملت دشمن، مسلم آزار و اشتعال انگیز، مذہبی جذبات مجروح کرنے والے شرانگیز افعال مثلاً اپنی عبادت گاہ «بیت المبارک» کو مسلمانوں کی مسجد کی شکل دے کر اس میں مینار و گنبد و محراب وغیرہ تعمیر کر کے اپنے سے ناواقفوں کو دھوکہ دینے اس علاقے میں قادیانی تبلیغی سرگرمیاں کرنے اپنی عبادت گاہ، گھروں، دکانوں مکانوں پر قادیانیت پر مبنی مشتملات اور قرآنی آیات چسپاں کرنے اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے دوسروں کو دھوکہ دینے اور اپنے باطل قادیانی مذہب کو اسلام کے طور پر پیش کرنے کی سرگرمیوں کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کو ان حرکات سے روکے (۹) ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع مسلم قبرستانوں میں قادیانی لاشوں کی تدفین کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس سلسلے کو بند کرے (۹) اور قادیانیوں کو الگ قبرستان الاٹ کرے واضح رہے کہ اس علاقے کی مسلم تنظیموں نے متعلقہ حکام کو متعدد بار تحریری اور زبانی اس سلسلے میں درخواستیں دی ہیں جن کا کوئی نتیجہ اب تک برآمد نہیں ہوا۔ یہ اجتماع متعلقہ حکام کے اس رویے کو قادیانیت نوازی اور مسلم دشمنی تصور کرتے ہوئے اس کی بھرپور مذمت

کرتا ہے۔ (۲) حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس سلسلے میں مثبت اقدامات کرے۔ بصورت دیگر ہر قسم کے نتائج کی تمام تر ذمہ داری حکومت اور قادیانیوں پر عائد ہوگی (۳) ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع قادیانی مذہب کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے جملہ پیروکاروں قادیانیوں و لاہوری مرزائیوں (احمدیوں) وغیرہ سے پر خلوص اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنے مذہب پر نظر ثانی کریں۔ اور دین اسلام قبول کر کے دنیا و آخرت کی فوز و فلاح حاصل کریں۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن۔

(نوٹ) یہ قرارداد جلسہ گاہ ختم نبوت کانفرنس بڑانے باہمی اتفاق رائے سے منظور کی اور مناسب کارروائی کے لیے متعلقہ حکام کو بھیجی جا رہی ہے۔

۸۶/۱۲/۱۱ کو مولانا نذیر احمد کی قیادت میں مجلس ختم نبوت کے وفد نے جب متعلقہ ڈی ایس پی صاحب سے ملاقات کی تو ڈی ایس پی صاحب نے کہا کہ میرا کوئی حکم نہیں تھا انسپکٹر صاحب سے پوچھا گیا اس نے کہا کہ میرا کوئی حکم نہیں تھا جب وفد نے ڈی ایس پی صاحب سے کہا کہ آپ اپنے ماتحت جمعدار کے خلاف قانونی کارروائی کریں تو ڈی ایس پی صاحب کا جواب نفی میں تھا مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حافظ منظور حسین جنرل سیکرٹری ملک محمد الیاس صاحب حاجی محمد خالد صاحب نے افسران بالا سے مطالبہ کیا ہے کہ اس واقعہ کی تحقیقات کرا کے چوہدری منظور قادیانی اور پولیس کے انچارج کے خلاف اغوا اور حبس بے جا کا مقدمہ دائر کیا جائے۔

عبدالغفار کے بیٹے کو قادیانیوں نے اغوا کر لیا

چوکی پولیس پھلکارہ سے لڑکے کو برآمد کر لیا گیا!

حیدرآباد (نمائندہ ختم نبوت) دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کے پریس ریلیز کے مطابق عبدالغفار ولد امام دین قوم جٹ سکنہ سکندر آباد کوٹری ضلع دادو جو بارہ سال قبل قادیانی تھا اور اب بحمد اللہ مسلمان ہے ربوہ میں اس کا مکان تھا عشرے کی تحریک ختم نبوت کی برکت سے یہ مسلمان ہوا تو قادیانیوں نے مرزا ناصر کے حکم سے اس کو ربوہ سے نکال دیا اور اس کے لڑکے محمد ناصر کو اغوا کر لیا اور کہا کہ جب تک تم دوبارہ قادیانی نہیں ہو گے لڑکے تک اس کا لڑکا اسکو نہیں ملیگا ۹ دسمبر ۱۹۸۶ء کو ایک سازش کے تحت اس کے لڑکے کو لفٹ کے ذریعے قتل کر دیا گیا مقصد یہ تھا کہ ہم جو کچھ بھی کریں حکومت ملک کا قانون ہمارے لئے بے بس ہے ملتے میں عبدالغفار مولانا نذیر احمد خان بلوچ کو ملا اور اپنی مظلومیت کی داستان سنائی تو مولانا موصوف نے کہا کہ آج کے بعد جو قادیانی تمہارے اوپر ہاتھ اٹھائے گا وہ ہاتھ نہیں رہے گا عبدالغفار کی دفتر ختم نبوت حیدرآباد کی آمد کی اطلاع جب قادیانیوں کو ہوئی تو قادیانیوں کی کاریں روزانہ اس کے گھر جانا شروع ہو گئیں خصوصاً چوہدری نعمت اللہ قادیانی ڈائریکٹر سلک مل کراچی آئی لینڈ مل کوٹری۔ چوہدری منصور چوہدری خلیل پسران چوہدری اکرم سکنہ لطیف آباد۔ چوہدری مبشر نورمین شیلی گراف کوٹری انہوں نے کہا کہ عبدالغفار آج کے بعد تم نے دفتر ختم نبوت حیدرآباد نہیں جانا اگر تمہیں احمدیت میں کوئی شک ہے تو مرزا طاہر احمد کی کیسٹیں سنو اور یہ کتابیں ہیں ان کو پڑھو لیکن جب عبدالغفار نے کہا کہ میں مسلمان ہوں اور میں غلام احمد قادیانی کو اور اس کی ساری جماعت کو کافر مرتد سمجھتا ہوں تو مورخہ ۸۶/۱۲/۱ کو دن کے ساڑھے نو بجے عبدالغفار کے لڑکے محمد ناصر کو چوہدری منصور پولیس کی معیت میں گالیاں دیتا ہوا کہیں لے گیا چونکہ عبدالغفار مزدوری وغیرہ پر گیا ہوا تھا جب بارہ بجے واپس گھر آیا تو گھر والوں نے یہ ساری کہانی سنائی تو عبدالغفار دفتر ختم نبوت حیدرآباد میں آیا اور مولانا نذیر احمد خان صاحب کو بتلایا مولانا نے کہا کہ قادیانیوں نے تیرے لڑکے کو گرفتار کر کے اپنی موت کو دعوت دی ہے تم صبر کرو میں افسران بالا سے رابطہ کرتا ہوں تو مولانا نے حیدرآباد لطیف آباد کوٹری۔ ٹنڈو محمد خان کے تمام تھانوں سے پتہ کیا لڑکے کا علم نہ ہو سکا تو شام چھ بجے سوزوکی کرایہ پر کر کے مولانا نے مولوی محمد رمضان صاحب اور عبدالغفار کو کہا کہ حیدرآباد اور ضلع بدین کے تمام تھانوں کو چیک کر و آخر چوکی پھلکارہ تھانہ ناکی جو جنگل بیابان میں ہے۔ محمد ناصر کو باورچی خانہ میں بند کیا ہوا تھا۔ جب انچارج چوکی نے مولانا محمد رمضان کو دیکھا اور ختم نبوت کا آ سنا تو پول کھل گیا رات دس بجے محمد ناصر کو دفتر ختم نبوت حیدرآباد لایا گیا معلوم ہوا ہے کہ چوہدری منصور نے چوکی پھلکارہ کے انچارج غازی سے ساز باز کر کے محمد ناصر کو گرفتار کرا کے چوکی پر بٹھایا اور پھر رات کے اندھیرے میں اس بچے کو ربوہ کے تہہ خانوں میں اذیتیں دینے کا پروگرام تھا انچارج چوکی سے پوچھا گیا کہ لڑکے کو کیوں گرفتار کیا کوئی ایف آئی آر درج تھی کسی افسر کا حکم تھا۔ تو کہنے لگا کہ مجھ کو ڈی ایس پی صاحب ماتلی کا حکم ہے مورخہ

لاہور کی ایک قادیانی لڑکی راشدہ خانم نے

اسلام قبول کر لیا

لاہور (حامی ختم نبوت) لاہور میں ایک خود مختار نوجوان لڑکی راشدہ خانم نے مرزائیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا تفصیلات کے مطابق راشدہ خانم بنت عبدالمجید قادیانی مالک م روپ فیکٹری کالا لاہور دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بیرون دہلی دروازہ میں حاضر ہوئی اور عالمی مجلس کے مبلغ مولانا کریم بخش کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا اور اعلان کیا کہ میں مرزا قادیانی پر لعنت بھیجتی ہوں آج کے بعد میں مسلمان ہوں اور میرا مرزائیوں سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔

معذرت

کراچی میں حالات خراب ہونے کے باعث گزشتہ شمارہ قارئین تک تاخیر سے پہنچا ہوگا۔ اسی طرح یہ شمارہ تھوڑے لیٹ بھی ہے اور قدرے سادگی پر مبنی ہے ہم اس پر قارئین سے معذرت خواہ ہیں انشاء اللہ جوں ہی حالات سازگار ہوئے پرچہ اسی آب و تاب سے آپ کے ہاتھوں میں ہوگا۔

ادارہ

ایاک نعبد وایاک نستعین

یا اللہ مدد یا اللہ خیر

"آج سے تقریباً ایک ماہ پہلے کراچی میں چالیسیوں مسلمان جاں بحق ہوئے۔ کرفیو لگا۔ فوج نے حالات کو کنٹرول کیا اس کے بعد بھی وقتاً فوقتاً ہنگامہ آرائی ہوتی رہی۔ ۱۲ دسمبر کے دن سہراب گوٹھ کے علاقے میں جہاں افغان اور غیر افغان پٹھان رہائش پذیر تھے اور وہاں بہت بڑا کاروباری مرکز تھا۔ فوجی ایکشن لیا گیا۔ بلڈوزر چلائے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ جو بڑے بڑے کاروباری لوگ تھے انہیں اس ایکشن سے پہلے خبردار کر دیا گیا تھا جس سے وہ لوگ پہلے ہی اپنا تمام مال و متاع سمیٹ کر چلتے بنے۔ چھوٹے درجے کے لوگ جن کے وسائل کم تھے وہ فوجی ایکشن کی زد میں آگئے۔ افغان مہاجرین کے آٹھ سو خاندانوں کو خیمہ بستیوں میں منتقل کر دیا گیا جہاں سے مبینہ طور پر انہیں پشاور منتقل کر دیا جائے گا۔

اس فوری ایکشن کا پٹھانوں پر شدید ردعمل ہوا۔ مشہور پختون راہنما خان عبدالولی خان منگلیا جاتے ہوئے کراچی پہنچے تو انہوں نے اس واقعہ پر شدید برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ فوج نے جس طرح سہراب گوٹھ میں کارروائی کی اور وہاں سے جس مقدار میں اسلحہ اور ہیروئن برآمد کی اس سے کہیں زیادہ اسلحہ اور منشیات تو ڈیفنس سوسائٹی سے برآمد ہو سکتی ہے اس کے لئے اتنے بڑے ایکشن کی کیا ضرورت تھی انہوں نے کہا کہ اس ملک میں دو قانون ہیں ایک غریبوں کے لئے، دوسرا امیروں کے لئے۔ غریبوں کے لئے تو فوج اور بیوروکریسی فوراً حرکت میں آجاتی ہے لیکن بااثر افراد کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا ہے۔ سہراب گوٹھ میں انہوں نے پھر نگلنے والوں کو پکڑ لیا لیکن جو لوگ ہاتھی نگل رہے ہیں ان سے کوئی نہیں پوچھتا۔ ان کے خلاف کوئی "فوجی ایکشن" نہیں ہوتا۔ انہوں نے سوال کیا کہ فوج کی حراست سے بجز ظہور اور ایئر فورس کا ایک افسر کس طرح فرار ہو گیا۔ جن پر ہیروئن کی سمگلنگ کا الزام تھا۔ ان دونوں کا تو کورٹ مارشل ہو رہا تھا انہوں نے کہا کہ ان دونوں مجرموں کو جان بوجھ کر چھوڑ گیا ہے کیوں کہ اگر ان پر مقدمہ چلتا تو گواہی کے لئے بڑے بڑے لوگوں کے نام آتے اور پھر سارا دھندا چوپٹ ہو جاتا۔"

(روزنامہ امن کراچی ۱۴ دسمبر ۱۹۸۶ء)

خان عبدالولی خان کے اس بیان کو قطعی طور پر جھٹلایا تو نہیں جا سکتا اس لئے کہ واقعتاً یہاں دو قانون چل رہے ہیں ایک غریبوں کے لئے دوسرا امیروں کے لئے ــــــ ملک کا پورا نظام پولیس اور بیوروکریسی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ بڑے بڑے مجرموں کو اس لئے چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ ان کے پیٹ کا ایندھن مہیا کرتے ہیں۔ اسی لئے ولی خان کو یہ بیان دینے پر مجبور ہونا پڑا۔ چنانچہ فوجی ایکشن کے نتیجہ میں ۱۴ دسمبر کو یہاں ایک گروہ کی طرف سے آگ اور خون کی ہولی کھیلی گئی۔ ۵۰ سے زائد مسلمان جاں بحق اور سینکڑوں کی تعداد میں زخمی ہو گئے۔ جبکہ دوسرے دن مزید ۳۰ افراد جاں بحق ہوئے۔

ہم نے گذشتہ ہنگاموں کے دوران اپنے ایک اداریے میں لکھا تھا کہ کچھ لوگ پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی کو بیروت بنانا چاہتے ہیں اور ان ہنگاموں کے پس پردہ ایسے عناصر کے علاوہ کچھ اقلیتی فرقوں اور گروہوں کا ہاتھ کارفرما ہے۔ خاص طور پر کراچی کے اہم سرکاری عہدوں پر اس وقت بڑے بڑے گھاگ قادیانی براجمان ہیں۔ ہم نے وقتاً فوقتاً ان کی نشاندہی بھی کی ہے لیکن ابھی تک حکومت نے انہیں یہاں سے الگ نہیں کیا۔ جس کے خطرناک نتائج باہمی خونریزی اور قتل و غارت گری کی صورت میں ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں ــــــ کہنے کو تو یہ کہا جا سکتا ہے اور بعض قادیانی نواز قسم کے لوگ یہ کہتے بھی رہتے ہیں کہ قادیانی اقلیت میں ہیں وہ اکثریت کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ لیکن یہ ایک عام کہاوت ہے کہ

ع چنگاری اک آگ کی چھوٹی جلا دیوے بڑے گھر کو

قادیانی گو اقلیت میں ہیں لیکن ان کا تعلق ہر اس طاقت سے ہے جو اسلام اور مسلمانوں کی دشمن ہے۔ وہ مغربی استعمار کے ایجنٹ ہیں ــــــ ان کا اسرائیل سے براہ راست تعلق ہے ــــــ ان کا ایک گرو ڈاکٹر عبدالسلام اور ان کا ایک ہندوستانی وفد بھارتی وزیراعظم راجیو گاندھی سے ملاقات کر کے پاکستان کے خلاف خوب خوب زہر افشانی کر چکا ہے، اسی کے بعد راجیو کے بیانات میں پاکستان کے خلاف تیزی آئی ہے ــــــ اسی کے بعد بھارتی فوجیں پاکستانی سرحدات پر پہنچ چکی ہیں ــــــ اسی کے بعد صوبہ سندھ سے متعدد تخریب کار جن کا تعلق بھارت سے تھا گرفتار ہو چکے ہیں۔ اسی صورت حال کے نتیجہ میں پاکستانی حکمرانوں نے بھی جوابی بیانات کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ اور وہ راجیو گاندھی کے بیانات کے جواب میں یہ کہہ چکے ہیں کہ "پاکستان ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

سوال یہ ہے کہ ہندوستانی جارحیت کا جواب تنہا جنرل ضیاء الحق یا محمد خان جونیجو نے نہیں دینا بلکہ اس کا جواب پاکستان کی بہادر افواج نے دینا ہے جنہیں سوچے سمجھے منصوبے یا سازش کے تحت یا تو اندرون سندھ الجھا دیا گیا ہے یا کراچی اور حیدرآباد کے ہنگاموں میں ملوث کر دیا گیا ہے۔

حیرانی اس بات کی ہے کہ خود حکومت جو نکمی لڑائی لڑ رہی ہے۔ گذشتہ ماہ جب کراچی، حیدرآباد میں مہاجر پٹھان کے نام سے فسادات پھوٹے تو اس کے نتیجہ میں جہاں مہاجر لیڈر الطاف حسین کو گرفتار کیا گیا عین اسی موقعہ پر سندھ کے ایک لیڈر مسٹر ممتاز علی بھٹو کو گرفتار کر لیا گیا جب کہ حفیظ پیرزادہ کے وارنٹ گرفتاری جاری ہیں لیکن وہ روپوش ہیں آج سے کچھ دن پہلے مہاجر موومنٹ کی طرف سے یوم احتجاج منایا گیا اس موقعہ پر بھی دنگے فساد ہوئے ایک مسلمان جاں بحق اور متعدد زخمی ہو گئے۔ اس احتجاج کے فوراً بعد الطاف حسین ممتاز بھٹو اور حفیظ پیرزادہ پر بغاوت کی فرد جرم عائد کر دی گئی۔ ابھی اس اعلان کی سیاہی خشک بھی نہ ہونے پائی تھی کہ سہراب گوٹھ جہاں پٹھان اکثریت کے ساتھ آباد تھے۔ فوجی ایکشن کر کے پٹھانوں کے جذبات بھی مشتعل کر دیئے گئے۔ یہ جو نکمی لڑائی ہے جو حکومت لڑ رہی ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایسا بیوروکریسی کے اشارے یا اس کی لگی ہوئی رپورٹوں پر ہو رہا ہے اور بیوروکریسی میں ٹھاگ قسم کے قادیانی بیوروکریٹ سرفہرست ہیں جو ایسی صورت حال پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ بھائی اپنے دوسرے بھائی کا خون بہائے تاکہ ان کی طرف سے توجہ بھی ہٹ جائے۔ اور ایسے حالات بھی پیدا ہو جائیں کہ نیا مارشل لاء آئے جو گذشتہ کے آئین اور قادیانیوں کے خلاف کئے گئے تمام فیصلوں کو منسوخ کر دے۔

ہم سمجھتے ہیں اور ہم نے گذشتہ ماہ ہونے والے فسادات کے موقعہ پر یہ اظہار بھی کر دیا تھا کہ مہاجر، پنجابی، پٹھان، سندھی اور بلوچ سب محب وطن ہیں ان سب نے قیام پاکستان کے لئے بے پناہ قربانیاں دیں، جس ملک کے لئے سب نے قربانیاں دی ہوں، جنہوں نے اس سرزمین پاک کے لئے اپنی قیمتی جائیدادیں، مال و متاع حتیٰ کہ عزت و آبرو تک کی قربانی دی ہو وہ اپنے ہاتھوں سے اس پاک سرزمین کو تباہ ہوتا نہیں دیکھ سکتے۔ تو پھر یہ ہنگامے، فساد، قتل و غارت کیوں ہے؟

یقیناً ملک میں ایسے گروہ موجود ہیں جو پاکستان کے دشمن ہیں، وہی بدبخت بھائی کو بھائی سے لڑا کر تعصب اور نفرت کا بیج بو رہے ہیں اور وہ ملک میں موجود اقلیتی فرقے اور گروہ ہیں جو یہ فریضہ سرانجام دے رہے ہیں، جن میں قادیانی ٹولہ سرفہرست ہے ہمیں چاہیئے کہ اس کو پہچانیں اور اگر ملک کو بچانا ہے نفرتوں اور تعصب کی خلیج کو پاٹنا ہے تو قادیانی ٹولے کے خلاف ایکشن لیا جائے۔

کیوں کہ یہ ٹولہ غیر ملکی طاقتوں خصوصاً اسرائیل اور بھارت کا ایجنٹ ہے ــــــ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کا باغی بھی ہے کہ اس ٹولے کے ایک آنجہانی سربراہ مرزا محمود نے اکھنڈ بھارت کی پیشگوئی کر رکھی ہے اور ساتھ ہی اپنے پیروکاروں کو یہ بھی کہا ہے کہ اگر ملک کی تقسیم ہوئی تو یہ عارضی ہوگی اور ہم کوشش کریں گے کہ دوبارہ ایک ہو جائیں۔ اور اکھنڈ بھارت بن جائے۔ الطاف حسین، ممتاز بھٹو اور حفیظ پیرزادہ اگر واقعی باغی ہیں تو ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ لیکن اکھنڈ بھارت کا نظریہ رکھنے والوں کو بھی معاف نہ کیا جائے کیوں کہ ان کی بغاوت کی صداقت مرزا محمود کے بیانات سے ظاہر ہے ــــــ آخر میں ہم تمام مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے رب کریم سے یہ دعا بھی کریں کہ اے اللہ ہم تیرے گنہگار بندے ہیں، جو کچھ بھی ہیں تیرے پیارے حبیب تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہیں۔ ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اے اللہ ہماری امداد اور نصرت فرما اور ہمارے پاک وطن کو دشمن کے شر اور ان کی خفیہ سازشوں سے محفوظ فرما۔ آمین۔

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ

عن ابی ہریرۃ رضہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رجل لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید سارق فاصبحو یتحدثون تصدق اللیلۃ علی سارق فقال اللھم لک الحمد علی سارق لاتصدق بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی زانیۃ فقال اللھم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید غنی فاصبحو یتحدثون تصدق اللیلۃ علی غنی فقال اللھم لک الحمد علی سارق وزانیۃ وغنی، فاتی فقیل لہ اما صدقتک علی سارق فلعلہ ان یستعف عن سرقتہ واما الزانیۃ فلعلہا ان تستعف عن زناھا واما الغنی فلعلہ یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ۔

(متفق علیہ مشکوٰۃ)

ترجمہ: (بنی اسرائیل کے) ایک آدمی نے اپنے دل میں کہا کہ آج رات کو چپکے سے صدقہ کروں گا۔ چنانچہ رات کو چپکے سے ایک آدمی کے ہاتھ میں مال دے کر چلا آیا صبح کو لوگوں میں آپس میں چرچا ہوا کہ رات کوئی شخص ایک چور کو صدقہ دے گیا اس صدقہ کرنیوالے نے کہا یا اللہ چور پر صدقہ کرنے میں بھی تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ (کہ اس سے بھی زیادہ بدحال کو دیا جاتا تو تب بھی میں کیا کر سکتا تھا) پھر اس نے دوبارہ ٹھانی کہ آج رات کو پھر صدقہ کروں گا (کہ پہلا تو ضائع گیا) چنانچہ رات کو صدقہ کا مال نکال کر نکلا۔ اور اس ایک عورت کو دے آیا (یہ خیال کیا ہوگا کہ یہ تو چوری کیا کرے گی) صبح کو چرچا ہوا کہ رات کوئی شخص فلاں بدکارہ عورت کو صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا یا اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے زنا کرنیوالی عورت پر بھی (کہ میرا مال تو اس سے بھی کم درجہ کے قابل تھا) پھر تیسری مرتبہ ارادہ کیا کہ آج رات کو ضرور صدقہ کروں گا۔ چنانچہ رات کو صدقہ لے کر گیا اور ایک شخص کو دے دیا جو مالدار تھا صبح کو چرچا ہوا کہ رات ایک مالدار کو صدقہ دیا گیا۔ اس صدقہ دینے والے نے کہا یا اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے چور پر بھی زنا کرنے والی عورت پر بھی اور غنی پر بھی۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ (تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے) تیرا صدقہ چور پر اس لیے کرایا گیا کہ شاید وہ اپنی چوری کی عادت سے توبہ کر لے اور زانیہ پر اس لیے کہ وہ شاید زنا سے توبہ کر لے (جب وہ یہ دیکھے گی کہ بغیر منہ کالا کرائے بھی اللہ جل شانہ عطا فرماتے ہیں تو اس کو غیرت آئے گی) اور غنی پر اس لیے تاکہ اس کو عبرت حاصل ہو (کہ اللہ کے بندے کس طرح چھپ کر صدقہ کرتے ہیں اس کی وجہ سے) شاید وہ بھی اس مال میں سے جو اس کو اللہ جل شانہ نے عطا فرمایا ہے صدقہ کرنے لگے۔

فائدہ: ایک حدیث میں یہ قصہ اور طرح سے ذکر کیا گیا ہے۔ ممکن ہے وہ دوسرا قصہ ہو، کہ اس قسم کے متعدد واقعات میں کوئی اشکال نہیں، اور اگر وہ یہی قصہ ہے تو اس سے اس قصہ کی کچھ وضاحت ہوتی ہے

طاؤس کہتے ہیں کہ ایک شخص نے منت مانی کہ جو شخص سب سے پہلے اس آبادی میں نظر پڑے گا۔ اس پر صدقہ کروں گا۔ اتفاق سے سب سے پہلے ایک عورت اس کو صدقہ کا مال دے دیا لوگوں نے کہا کہ یہ تو بڑی خبیث عورت ہے اس صدقہ کرنے والے نے اس کے بعد جو شخص سب سے پہلے نظر پڑا اس کو مال دیا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ تو بدترین شخص ہے۔ اس شخص نے اس کے بعد جو سب سے پہلے نظر پڑا اس پر صدقہ کیا لوگوں نے کہا کہ یہ تو بڑا مالدار شخص ہے۔ صدقہ کرنے والے کو رنج ہوا تو اس نے خواب میں دیکھا کہ اللہ جل شانہ نے تیرے تینوں صدقے قبول کر لیے، وہ عورت فاحشہ عورت تھی لیکن محض ناداری کی وجہ سے اس نے یہ فعل اختیار کر رکھا تھا۔ جب سے تو نے اس کو مال دیا ہے، اس نے یہ برا کام چھوڑ دیا۔ دوسرا شخص چور تھا اور وہ بھی تنگدستی کی وجہ سے چوری کرتا تھا، تیرے مال دینے پر اس نے چوری سے علیحدگی اختیار کر لی۔ تیسرا شخص مالدار ہے اور کبھی صدقہ نہ کرتا تھا۔ تیرے صدقہ کرنے سے اس کو عبرت ہوئی کہ میں اس سے زیادہ مالدار ہوں اس لیے زیادہ صدقہ کرنے کا مستحق ہوں، اب اس کو صدقہ کی توفیق ہو گئی۔

اس حدیث شریف سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اگر صدقہ کرنے والے کی نیت اخلاص کی ہو اور اس کے باوجود وہ بے محل پہنچ جائے تو اس میں بھی اللہ جل شانہ کی کوئی حکمت ہوتی ہے۔ اس پر رنجیدہ نہ ہونا چاہیے۔ آدمی کا اپنا کام یہ ہے کہ اپنی نیت کا اخلاص کی رکھے کہ اصل چیز اپنا ہی ارادہ اور فعل ہے۔ اور ان صدقہ کرنے والے بزرگ کی فضیلت

باقی صفحہ ۲۶ پر

مسلمانوں کے سیدھے رستہ کو چھوڑنے والا دوزخ میں جائے گا

محمد شفیع عمرالدین — میرپور خاص

ومن یشاقق الرسول ......

وساءت مصیراً (النساء آیت ۱۱۵)

ترجمہ: اور جو کوئی رسولؐ کی مخالفت کرے اس کے بعد کہ اس پر سیدھی راہ کھل چکی ہو اور سب مسلمانوں کے رستے کے خلاف چلے۔ پھر ہم اسے اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا ہے اور اسے دوزخ میں ڈال دیں گے

حاشیہ حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی

یعنی جب کسی کو حق بات واضح ہو چکے پھر وہ اس کے بعد رسولؐ کے حکم کی مخالفت کرے اور سب مسلمانوں کو چھوڑ کر جدی راہ اختیار کرے تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے جیسا کہ اس چور نے کیا جس کا ذکر ہو چکا بجائے اس کے کہ قصور کا اعتراف کر کے توبہ کرتا، یہ کیا کہ ہاتھ کٹنے کے خوف سے مکہ سے بھاگ گیا، اور مشرکین میں شامل ہو گیا۔

فائدہ: اکابر علماؒ نے اس آیت سے یہ مسئلہ بھی نکالا ہے کہ "اجماع اُمت" کا مخالف اور منکر جہنمی ہے یعنی اجماع اُمت "کو ماننا فرض ہے۔ حدیث میں وارد ہے کہ اللہ کا ہاتھ ہے مسلمانوں کی جماعت پر۔ جس نے جدی راہ اختیار کی وہ دوزخ میں جا پڑا۔

تفسیر حضرت مولانا حافظ محمد ادریس کاندھلویؒ

جو شخص رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے بعد اس کے راہ ہدایت اس پر کھل چکی ہے اور جو شخص مسلمانوں کی راہیں چھوڑ کر کسی اور کی راہ کی پیروی کرے۔ یعنی مسلمانوں کے مسلم اور متفق علیہ طریقہ چھوڑ کر جو شخص نیا طریقہ اختیار کرے گا تو ایسے شخص کے منہ کو اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ متوجہ ہوا ہے۔ یعنی اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور جو کرتا ہے وہ کرنے دیں گے۔ اور جس طرف وہ پھرا ہے اسی طرف پھیر دیں گے اور کبھی اس کو ہدایت نصیب نہ ہو گی اور آخر میں اس کو جہنم میں جھونک دیں گے اور وہ بہت بُری جگہ ہے یہ آیت دلیل ہے کہ اجماع امت حجت ہے اور مسلمانوں پر اس کی پیروی واجب ہے

حضرت امام شافعیؒ نے اس آیت سے اجماع کی حجیت پر استدلال کیا ہے۔ اس لئے "سبیل المؤمنین" سے وہ عقیدہ اور عمل مراد ہے جس پر تمام صحابہؓ و تابعینؒ کا اتفاق ہو۔ (ا-۵)

چار شرعی اصول

حضرت سیدنا و مولانا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ حاصل کلام جو چیز شرعی طور پر اعتبار کے لائق ہے وہ ہے (۱) کتاب (قرآن شریف) اور (۲) سنت (حدیث شریف) چونکہ یہ وحی قطعی سے ثابت ہو گئے ہیں اور فرشتہ کے نازل ہونے سے ہوئے ہیں، اس لئے (۳) اجماع علماء اور (۴) اجتہاد مجتہدین (اجماع اور قیاس) بھی ان دونوں اصول (کتاب سنت) کی طرف راجع ہیں۔ (اجماع و قیاس کا ماخذ بھی قرآن مجید اور حدیث شریف ہیں)۔ لہٰذا ان چاروں شرعی اصولوں کے علاوہ جو کچھ ہو وہ اگر ان اصولوں کے موافق ہو تو مقبول ہے۔ اگر ان کے برعکس ہو تو ہرگز قابل قبول نہیں (از مکتوب ۲۱۔ دفتر اوّل)

نیز آپ فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ علمائے اہلسنت والجماعت کی کوششوں کو قبول فرمائے۔ یہ حضرات جمیع "احکام شرعیہ" کا معقول ثبوت رکھتے ہیں۔ خواہ ان احکام کی کیفیت معلوم ہو یا نہ ہو وہ ان احکام کی کیفیت، دریافت نہ ہونے کے باعث ان کا انکار نہیں کر سکتے۔ مثلاً عذاب قبر، سوال منکر و نکیر پل صراط، میزان اعمال اور ان کی مانند دوسری شرعی باتوں کے بارے میں جن کے ادراک سے یہ ناقص عقلیں عاجز ہیں ان پر ایمان رکھتے ہیں ان بزرگواروں نے ان کے بارے میں کتاب (قرآن مجید) و سنت (صحیح حدیثوں) کو اپنا راہنما بنایا ہے۔ اور اپنی عقلوں کو ان (قرآن اور حدیث) کے تابع کیا ہے۔ قرآن مجید اور حدیث شریف میں مذکورہ سب باتوں کو بلاچون و چرا اور بلاحیل و حجت صحیح مانتے ہیں۔ اور ان پر ایمان رکھتے ہیں۔

اگر ان حضرات کے ادراک میں بات آگئی تو ٹھیک ہے اگر سمجھ میں نہیں آئی تو بھی "احکام شرعیہ" کو قبول کر لیتے ہیں۔ اور اپنے عدم ادراک (ان کے نہ سمجھنے) کو اپنے فہم کے قصور پر محمول کرتے ہیں۔ وہ منکروں کی طرح نہیں کرتے کہ جو کچھ ان کی عقلیں قبول کریں یا جن کو دریافت کر سکیں، ان کو قبول کریں اور جو باتیں ان کی عقلوں میں نہ آئے اُسے قبول نہ کریں وہ (منکر) یہ حقیقت نہیں جانتے کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات کی بعثت اسی لئے ہوئی ہے (کہ ان سب کی باتیں سچی مانی جائیں) چونکہ عقلیں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بعض احکام کے مطالب سمجھنے سے قاصر ہیں۔

باقی صـ ۲۰ پر

قرآن

ایک معجزہ

اس کی نظیر پیش کرنا انسانی امکان سے باہر ہے

وحید الدین خان

قرآن سے پہلے عربی میں اور دنیا کی تمام زبانوں میں شعر کو بلند مقام حاصل تھا۔ لوگ شعر کے اسلوب میں اپنے خیالات کو ظاہر کرنا کمال سمجھتے تھے۔ قرآن نے اس عام روش کو چھوڑ کر نثر کا اسلوب اختیار کیا۔ یہ واقعہ بجائے خود قرآن کے کلام الٰہی ہونے کا ثبوت ہے کیوں کہ ساتویں صدی کی دنیا میں صرف خدائے لم یزل ہی اس بات کو جان سکتا ہے کہ انسانیت کے نام ابدی کتاب بھیجنے کے لیے اسے نثر کا اسلوب اختیار کرنا چاہیے نہ کہ شعر کا جو مستقبل میں غیر اہم ہو جانے والا ہے اسی طرح پہلے کسی بات کو مبالغے کے ساتھ کہنا ادب کا کمال سمجھا جاتا تھا۔ قرآن نے تاریخ ادب میں پہلی بار واقعہ نگاری کو رواج دیا پہلے جنگ اور عاشقی سب سے زیادہ مقبول مضامین تھے۔ قرآن نے اخلاق، قانون، سائنس، نفسیات، اقتصادیات، سیاسیات، تاریخ وغیرہ مضامین کو اپنے اندر شامل کیا۔

پہلے قصہ کہانی میں بات کہی جاتی تھی۔ قرآن نے براہ راست اسلوب اختیار کیا۔

پہلے قیاسی منطق کو ثبوت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا۔ قرآن نے علمی استدلال کی حقیقت سے دنیا کو باخبر کیا۔

ان سب سے بڑھ کر یہ کہ ساری چیزیں قرآن میں ایسے اسلوب کلام میں بیان ہوئی ہیں کہ اس کے مثل کوئی کلام پیش کرنا انسان کے امکان سے باہر ہے۔ قدیم عرب میں یہ مقولہ تھا کہ ان اعذب الشعر اکذبہ (سب سے میٹھا شعر وہ ہے جس میں سب سے زیادہ جھوٹ ہو) مگر قرآن نے ایک نیا طرز بیان پیدا کیا۔ جس میں فرضی مبالغوں کی بجائے واقعیت تھی۔ اس نے حقیقت پسند ادب کا نمونہ پیش کیا قرآن عربی زبان و ادب کا حاکم بن گیا۔ ادب جاہلی کا جو سرمایہ آج محفوظ ہے وہ سب قرآن کی زبان محفوظ رکھنے اور اس کو سمجھنے کے لیے جمع کیا گیا ہے۔ اسی طرح صرف و نحو، علم کلام، معانی و بیان، لغت و تفسیر حدیث و فقہ سب قرآن کے معانی و مطالب کو حل کرنے اور اس کے اوامر و نواہی کی تشریح کرنے کے لیے وجود میں آئے۔ حتیٰ کہ عربوں نے جب تاریخ و جغرافیہ کو وجود اور دیگر علوم کو اپنایا تو وہ بھی قرآن کے احکام و ہدایات کو سمجھنے کے لیے اور ان پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی ایک کوشش تھی۔ قرآن کے سوا تاریخ میں کوئی مثال نہیں کہ کسی ایک کتاب نے کسی قوم کو اتنا زیادہ متاثر کیا ہو۔ قرآن نے عربی زبان میں تصرف کر کے جو اعلیٰ ادب پیش کیا وہ اتنا ممتاز اور منفرد ہے کہ کوئی بھی عربی جاننے والا شخص کسی بھی دور کی عربی کتاب کی زبان سے قرآن کی زبان کا تقابل کر کے ہر وقت اسے دیکھ سکتا ہے۔ قرآن کا الٰہی ادب تمام انسانی ادب سے امتیازی طور پر فائق ہے۔ کوئی عربی داں اس کو تسلیم کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہاں ہم مثال کے لیے ایک واقعہ نقل کرتے ہیں جس سے اس فرق کا نمایاں اندازہ ہو سکے طنطاوی جوہری لکھتے ہیں کہ:

۱۳ جولائی ۱۹۳۲ء کو میری ملاقات مصری ادیب استاذ کامل گیلانی سے ہوئی انہوں نے ایک عجیب واقعہ بیان کیا انہوں نے کہا میں امریکی مستشرق فنکل کے ساتھ تھا جس سے اور ان کے درمیان ادبی رشتے سے گہرے تعلقات تھے۔ ایک دن انہوں نے میرے کان میں چپکے سے کہا:

"کیا تم بھی انہیں لوگوں میں ہو جو قرآن کو ایک معجزہ مانتے ہیں؟"

یہ کہہ کر وہ ایک معنی خیز ہنسی ہنسے جس کا مطلب یہ تھا کہ اس عقیدہ کی کوئی حقیقت نہیں، محض تقلیداً مسلمان اس کو مانتے چلے آ رہے ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ ایسے تیر مارا ہے جس کا کوئی روک نہیں ان کا یہ حال دیکھ کر مجھے بھی ہنسی آگئی میں نے کہا

"قرآن کی بلاغت کے بارے میں کوئی حکم لگانے کے لیے ضروری ہے کہ ہم تجربہ کر کے دیکھ لیں کہ کیا ہم اس جیسا کلام مرتب کر سکتے ہیں۔ تجربہ کر کے خود بخود اندازہ ہو جائے گا کہ ہم ویسا کلام تیار کرنے پر قادر ہیں کہ نہیں۔

اس کے بعد میں نے استاذ فنکل سے کہا کہ آئیے ہم ایک قرآنی تصور کو عربی الفاظ میں مرتب کریں، انہوں نے اس رائے سے اتفاق کیا وہ تصور یہ کہ جہنم بہت وسیع ہے اور ہم دونوں قلم کاغذ لے کر بیٹھ گئے ہم دونوں نے مل کر تقریباً بیس جملے عربی کے بنائے جس میں مذکورہ بالا مفہوم کو مختلف الفاظ میں ادا کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ وہ جملے یہ تھے:

ان جهنم واسعة جدا

ان جهنم لاوسع مما تظنون

ان سعة جهنم لا يتصورها عقل الانسان

ان جهنم تسع الدنيا كلها

ان الجن والانس اذا دخلوا جهنم لتسعهم ولا تضيق بهم۔

كل وصف فی سعة جهنم لا يصل الى تقريب شئ من حقيقتها،

ان سعة جهنم تتصاغر امامها سعة السموات والارض۔

كل ما خطر ببالك فی سعة جهنم فانها لا

رحب منه واسع

ستترون من سعة جهنم مالم تكونوا الحلم

ابدا او تتصورونه

مهما حاولت ان تتخيل سعة جهنم فانك

مقصود لن تصل الى شئ من حقيقتها

ان البلاغة المعجزة لتقصر وتعجز اشد

العجز من وصف سعة جهنم

ان سعة جهنم قد تخطت احلام الحالمين و

تصور المتصورين

من امسكت بالقلم وتصدیت لوصف سعة

جهنم احسست بتقصيرك وعجزك

ان سعة جهنم لا يصفها وصف ولا يتخيلها

وهم ولا تدور بحسبان

كل وصف لسعة جهنم انما هو فضول وهذيان

ہم دونوں جب اپنی کوشش مکمل کر چکے اور ہمارے

پاس مزید عبارت کے لیے الفاظ نہ رہے تو میں نے پروفیسر

فنکل کی طرف فاتحانہ نظروں سے دیکھا" اب آپ قرآن کی

بلاغت کھل جائے گی۔" میں نے کہا:

"جب کہ ہم اپنی ساری کوشش صرف کرکے اس مفہوم

کے لیے اپنی عبارتیں تیار کر چکے ہیں، پروفیسر فنکل نے کہا

"کیا قرآن نے اس مفہوم کو ہم سے زیادہ بلیغ اسلوب

میں ادا کیا ہے۔ میں نے کہا کہ ہم قرآن کے مقابلے میں بچے

ثابت ہوئے ہیں، انہوں نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا، قرآن

میں کیا ہے۔ میں نے سورۃ قٓ کی یہ آیت پڑھی۔

"یوم نقول لجهنم هل امتلات و

تقول هل من مزيد"

یہ سن کر ان کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ وہ اس بلاغت

کو دیکھ کر حیران رہ گئے، انہوں نے کہا

"صدقت نعم صدقت وانا اقر بذلك"

باقی صفحہ ۲۶ پر

ختم نبوت کا اقرار کرنے پر انہیں دہکتی آگ میں ڈال دیا

حضرت ابو مسلم خولانیؒ کی کرامت کا ایمان افروز واقعہ

مولانا آزاد گل۔ دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی

حضرت ابو مسلم خولانیؒ، جو طبقہ تابعین میں بلند پایہ بزرگ ہیں۔ ان کا ایک عجیب واقعہ حدیث و تاریخ کی نہایت مستند کتاب حلیہ ابی نعیم تاریخ ابن عساکر، تاریخ ابن کثیر وغیرہ میں محدثانہ اسانید کے ساتھ مذکور ہے، جس کے دیکھنے سے سرور کائنات، فخر موجودات، نبی امیؐ کی جامعیت کمالات کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے کہ جو معجزات و کمالات انبیائے سابقین کو عطا ہوتے تھے اس قسم کے بعض کمالات اور خوارق عادات حق تعالیٰ نے آپؐ کی امت کے افراد پر ظاہر فرما کر اہل علم پر ظاہر فرما دیا کہ

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

مسیلمہ کذاب کا نام شیطان کی طرح ایسا مشہور ہے کہ غالباً بہت سے عوام بھی اس سے واقف ہیں کہ آنحضرتؐ کے عہد مبارک میں اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس کا اعلان کیا کہ میں بھی محمد مصطفیٰؐ کے ساتھ شریک نبوت ہوں۔ یمن میں اس کی نشوونما ہوئی۔ بے وقوف اور محروم القسمت گمراہوں کی ایک بڑی جماعت اس کے ساتھ ہو گئی یہاں تک کہ اطراف پر چھا گئی اور لوگوں کو جبر و اکراہ سے اپنے باطل مذہب کی طرف دعوت دینے لگی۔ ایک روز مسیلمہ کذاب نے حضرت ابو مسلم خولانیؒ کو گرفتار کرا کے اپنے سامنے حاضر کیا اور دریافت کیا تم اس کی شہادت دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ حضرت ابو مسلم نے فرمایا کہ میں سنتا نہیں ہوں۔ اس نے پھر کہا کہ تم اس کی شہادت دیتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ ابو مسلم نے فوراً کہا کہ بے شک۔ اس نے پوچھا کیا تم اس کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابو مسلم نے فوراً کہا کہ میں سنتا نہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا تم اس کی شہادت دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں تو فرمایا کہ ہاں، اسی طرح پھر تیسری مرتبہ دونوں جملے دریافت کئے اور یہی دونوں جواب سنے۔ غصے میں آکر حکم دیا کہ ایک عظیم الشان انبار سوختہ کا جمع کرکے آگ روشن کرو اور ابو مسلم کو اس میں ڈال دو۔

اس حزب شیطان نے حکم پاتے ہی جہنم کا یہ نمونہ تیار کر دیا اور ابو مسلم کو بے دردی کے ساتھ اس میں ڈال دیا مگر جس قادر مطلق نے حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے دہکتی آگ کو ایک پُر فضا باغ اور بَرداً وَّ سَلاماً بنا دیا تھا وہ حی و قیوم آج بھی اپنے رسول کی محبت میں جان نثاری کرنے والے ابو مسلم کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے اس وقت پھر معجزہ ابراہیمی کی ایک جھلک دنیا کو دکھلا دی اور بے زبان نمرود کی ساری کوششیں خاک میں ملا دیں۔

حضرت ابو مسلمؒ صحیح سالم اس آگ سے برآمد ہوئے تو مسیلمہ کذاب کے ساتھی خود مذبذب ہونے لگے اور مسیلمہ نے اس کو غنیمت سمجھا کہ کسی طرح یمن سے چلے جائیں۔ حضرت ابو مسلمؒ نے اس کو قبول کیا اور یمن کو چھوڑ کر مدینۃ الرسول کی راہ لی۔ مدینہ طیبہ پہنچے تو مسجد نبویؐ میں داخل ہو کر ایک ستون کے پیچھے نماز پڑھنا شروع کر دی۔ اچانک حضرت عمر فاروقؓ کی نظر ان پر پڑی تو بعد فراغت نماز دریافت کیا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ یمن سے!

(مسیلمہ کذاب کا یہ واقعہ کہ کسی مسلمان کو اس نے آگ میں جلا دیا ہے، بہت مشہور ہو چکا تھا اور حضرت عمر فاروقؓ بھی اس سے متاثر اور حقیقت دریافت کرنے کے مشتاق تھے)

ان سے پوچھا کہ آپ کو اس شخص کا حال معلوم ہے جس کو مسیلمہ نے آگ میں جلایا تھا۔ ابو مسلمؒ نے غایت ادب سے صرف اپنا نام لے کر عرض کیا کہ وہ شخص عبداللہ بن ثوب (یعنی خود) میں ہوں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم دے کر فرمایا کہ کیا واقعی آپ ہی کو اس نے آگ میں ڈالا تھا۔ انہوں نے بقسم عرض کیا کہ میں ہی صاحب واقعہ ہوں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر کھڑے ہو گئے اور ان سے معانقہ کیا۔ پھر روتے رہے اور اپنے ساتھ لے گئے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور اپنے درمیان بٹھایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے اس وقت تک زندہ رکھا کہ اپنی آنکھوں سے ایسے شخص کی زیارت کر لی جس کے ساتھ وہی معاملہ کیا گیا جو حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ کیا گیا تھا۔

تنبیہہ! قادیانی مرزا غلام احمد کے پیرو آنکھیں کھولیں اور دیکھیں کہ مسیلمہ کذاب کا دعویٰ ان کے گروہ کے دعویٰ سے کہیں زیادہ شدید نہیں تھا۔ کیونکہ وہ بھی نبوت محمدیؐ کا منکر نہ تھا صرف اپنے آپ کو بھی مرزا کی طرح نبی کہلانا چاہتا تھا مگر صحابہ و تابعین نے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔

پراسرار کار اسلحہ تقسیم کرتی رہی

کراچی ختم نبوت رپورٹ، اخبارات کو ٹیلیفون پر متعدد مقامات سے ایک پراسرار سفید کار دیکھے جانے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں، جو متاثرہ علاقوں میں حملہ آوروں اور شرپسندوں کو اسلحہ سپلائی کر رہی تھی بعض علاقوں میں ہنگاموں سے کچھ دیر پہلے یا ان کے دوران پراسرار کار سے ہتھیار پھینکے گئے جو بلوائیوں نے اٹھا لیے۔

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ریاح کا مسئلہ

سائل، ________ محمد محمود کراچی

س: وضو کرنے کے بعد اگر ریاح خارج ہو جاتی ہے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اسی وجہ سے نماز بھی نہیں ہوتی لیکن میرے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ مجھے بار بار ریاح آتی ہیں۔ اس وجہ سے میں مطمئن نہیں ہوں کہ میری نماز ہو جاتی ہے۔ میں نماز بھی پڑھتا ہوں تو نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے کیوں کہ ہر ۲ منٹ بعد مجھے ریاح آتی ہیں

ج: اگر آپ کو ریاح کی ایسی تکلیف ہے کہ مثلاً فجر کے پورے وقت میں آپ دو رکعتیں فرض کی بھی نہیں پڑھ سکتے تو آپ معذور ہیں۔ ہر نماز کے وقت کے لئے آپ کو ایک دفعہ وضو کر لینا کافی ہے

حق مہر کا مسئلہ

سائل ________ عبدالرحمن خیابانی

س: یعنی آج اس دور میں شرعی حق مہر کتنا ہونا چاہیے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج میں سب سے قلیل مہر کتنا مقرر فرمایا تھا جواب باصواب سے ممنون فرمایئے!

ج: مہر کی کم از کم مقدار دس درہم چاندی (دو تولے ساڑھے ساتھ ماشے) ہے۔ دس سے کم مہر جائز نہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ مہر کی کوئی مقدار مقرر نہیں۔ میاں بیوی کے حالات کے مطابق رکھا جا سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور صاحبزادیوں کا مہر پانچ سو درہم یعنی ایک سو اکتیس تولے تین ماشے چاندی تھا۔ اگر کوئی اتباع سنت کی نیت سے اتنا مہر رکھے تو بہت ہی اچھا ہے۔ واللہ اعلم

استغفار زندوں اور مُردوں کیلئے

سائل ________ محمد علی شاہ مردان

س: قرآن پاک کی آیت یا پھر حدیث مستند کی رو سے یا پھر مستند تاریخ کی رو سے بحوالہ صحیح یہ لکھیں کہ نمرود کا جائے پیدائش اصلی نام۔ اور کیا یہ واقعی درست ہے کہ نمرود کے نتھنے میں مچھر گھس گیا تھا اور اس نے ایک آدمی کو سر پر جوتے مارنے کے لئے مقرر کیا تھا اور پھر اسی مچھر کی وجہ سے مر گیا تھا۔

ج: نمرود کے بارے میں مورخین نے لکھا ہے کہ وہ بابل کا بادشاہ تھا۔ حافظ ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں مچھر کا واقعہ زید بن اسلم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

س: تعلیم یافتہ جدید ذہن کے لوگ گوتم بدھ کو بھی پیغمبروں میں شمار کرتے ہیں۔ یہ کہاں تک درست ہے۔

ج: قرآن و حدیث میں کہیں اس کا ذکر نہیں آیا۔ اس لئے ہم قطعیت کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتے۔

س: استغفار کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اپنے بھائیوں کے لئے استغفار کیا کرو۔ یہ بتائیں کہ زندہ بھائی یا مُردہ بھائی کے لئے استغفار کا کیا طریقہ ہے اور پھر یہ استغفار ان بھائیوں کے لئے کیا فائدہ پہنچاتا ہے۔

ج: استغفار زندوں اور مُردوں سب کے لئے کیا جا سکتا

ہے اللّٰھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات۔ واللہ اعلم

نماز کے چند مسائل

سائل ——— محمود علی۔ کراچی

س: مختلف نمازوں میں فرض اور سنت ادا کرنے کے بعد نوافل کی بجائے قضاء پڑھنا زیادہ بہتر ہے یا نوافل ادا کرنا بہتر ہے؟

ج: قضاء نوافل سے مقدم ہے۔

س: عصر اور عشاء کی سنت غیر مؤکدہ میں قاعدہ اول (یعنی دو رکعت کے بعد) میں التحیات کے بعد درود شریف اور تیسری رکعت میں شروع میں ثناء پڑھنی کیا ضروری ہیں؟

ج: افضل یہ ہے کہ سنن غیر مؤکدہ کے پہلے قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف اور دعا پڑھی جائے اور تیسری رکعت ثناء سے شروع کی جائے۔

س: اگر امام ایسی سورہ کی تلاوت کرتا ہے جس میں سجدہ آتا ہو اور امام رکوع ہی میں سجدۂ تلاوت ادا کرلیں ایسی صورت میں کیا مقتدی کے علم میں یہ بات ہونی ضروری ہے یا نہیں ہے؟

ج: ضروری ہے تاکہ مقتدی بھی نیت کرلیں۔

س: اگر ضروری ہے اور مقتدی کے علم میں لائے بغیر نماز ادا کرلی تو کیا اسے دہرانا ہوگا؟

ج: دہرانے کی ضرورت نہیں۔

س: اگر مقتدی کی کوئی رکعت چھوٹ جائے اور وہ سلام کے ساتھ ایک سلام یا دونوں سلام پھیرلے ایسی صورت میں بقیہ رکعت کس طرح ادا کی جائے گی۔

ج: اگر امام کے ساتھ سلام پھیرا تھا تو کوئی مضائقہ نہیں اور اگر بعد میں پھیرا تو سجدۂ سہو لازم ہوگا۔

س: عید کی نماز میں اگر مقتدی کی آمد دیر میں ہوتی ہے ایسی صورت میں کہ زائد تکبیر نکل جائیں تو مقتدی زائد تکبیریں کس طرح ادا کرے گا اور اگر پوری رکعت نکل جائے تو کس طرح ادا کرے گا۔

ج: اگر امام تکبیرات سے فارغ ہوچکا ہو خواہ قراءت شروع کی ہو یا نہ کی ہو۔ بعد میں آنے والا مقتدی تکبیر تحریمہ کے بعد زائد تکبیریں بھی کہہ لے۔ اور اگر امام رکوع میں جاچکا ہے اگر یہ گمان ہو کہ تکبیرات کہہ کر امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہوجائے گا تو تکبیر تحریمہ کے بعد کھڑے کھڑے تین تکبیریں کہہ کر رکوع میں جائے۔ اور اگر یہ خیال ہو کہ اتنے عرصہ میں امام رکوع سے اٹھ جائے گا تو تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور رکوع میں رکوع کی تسبیحات کی بجائے تکبیرات کہہ لے۔ ہاتھ اٹھائے بغیر۔ اور اگر اس کی تکبیریں پوری نہیں ہوئی تھیں امام رکوع سے اٹھ گیا تو تکبیریں چھوڑدے۔ امام کی پیروی کرے۔ اور اگر رکعت نکل گئی تو جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی رکعت پوری کرے گا تو پہلے قراءت کرے پھر تکبیریں کہے۔ اس کے بعد رکوع کی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے۔

س: عشاء کے فرض کے بعد سنتوں اور واجب کے ادا کرنے کے لئے افضل وقت کون سا ہوگا۔

ج: سنتوں کو تو عشاء کے فرضوں کے متصل ادا کیا جائے۔ وتر کے بارے میں یہ ہے کہ اگر تہجد میں اٹھنے کا بھروسہ ہو تو تہجد کی نماز کے بعد وتر پڑھے۔ اور اگر بھروسہ نہ ہو تو عشاء کی سنتوں کے ساتھ ہی پڑھ لے۔

سود کا مسئلہ

ایک سائل ——— کراچی

س: میں اپنے ۱۰،۰۰۰ ہزار روپے کسی دکاندار کے پاس رکھوا دیئے تھے وہ ہر ماہ کے مجھے اس کے اوپر تین سو روپے دیتا ہے۔ اب ہمیں آپ یہ بتائیں کہ یہ رقم جائز ہے یا نہیں ہمارے مسجد کے پیش امام سے پوچھا گیا تو انہوں نے اس کو سود قرار دیا ہے جب سے یہ پیسے میں اپنی کام والی کو دے دیتی ہوں اس کو یہ بتا کر دیتی ہوں کہ یہ پیسے سود کے ہیں۔ یا ان پیسوں کے بدلے کوئی چیز یا کپڑا وغیرہ دے دیتی ہوں وہ اپنی مرضی سے یہ تمام چیزیں اور پیسے لیتی ہے جب کہ اسے پتہ ہے کہ یہ سود ہے اب آپ مجھے قرآن و سنت کی روشنی میں یہ بتائیں کہ یہ پیسے کام والی کو دینے سے میں گنہگار تو نہیں ہوتی ہوں۔

ج: اگر دکاندار آپ کی رقم سے تجارت کرے۔ اور اس کو جو منافع حاصل ہو اس کا حصہ مثلاً پچاس فیصد آپ کو دیا کرے یہ تو جائز ہے اور اگر بالقطع اس نے تین سو روپے آپ کے مقرر کردیئے تو یہ سود ہے سود کی رقم کا لینا بھی حرام ہے۔ اور اس کا خرچ کرنا بھی حرام ہے۔ آپ جو اپنی ملازمہ کو سود کے پیسے دیتی ہیں آپ کے لئے ان کو دینا بھی جائز نہیں اور اس کیلئے لینا جائز نہیں سود کی رقم کسی محتاج کو بغیر صدقہ کی نیت کے دے دینی چاہیے۔ واللہ اعلم

حضرت امام مالکؒ اور عظمت مدینہ

حضرت امام شافعیؒ کا بیان ہے کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ کو چند گھوڑے عنایت فرمائے تو میں نے عرض کیا کہ ایک گھوڑا آپ اپنی سواری کے لیے رکھ لیجئے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے بڑی شرم آتی ہے کہ جس شہر کی زمین میری آنکھوں کے نور دل کے سرور جناب امام الانبیاء محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے ہیں۔ اس شہر کی زمین کو اپنے سواری کے جانور کے کھروں سے روندوالوں

چنانچہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اپنی زندگی بھر مدینہ ہی میں رہے مگر کبھی سواری پر مدینہ منورہ میں سوار نہیں ہوئے۔ (الشفاء صہ ۴۳ ج ۲)

ایک دفعہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے کسی نے کہہ دیا کہ مدینہ طیبہ کی مٹی خراب ہے۔ یہ سن کر امام موصوف نے یہ فتویٰ دیا کہ اس گستاخ کو تیس درے لگائے جائیں اور اس کو قید میں ڈال دیا جائے اور یہ بھی فرمایا کہ اس شخص کو قتل کرنے کی ضرورت ہے۔ جو یہ کہے کہ مدینہ کی مٹی خراب ہے (اچھی نہیں ہے)

ختم نبوت

حکومت مجرموں کو گرفتار کرے

جناب ایڈیٹر صاحب ختم نبوت کراچی،

السلام علیکم: رسالہ ختم نبوت ہر ہفتہ باقاعدگی سے پڑھتا ہوں. بہت ہی پیارا اور خوبصورت معلوماتی رسالہ نکالنے پر میری طرف سے مبارکباد قبول فرمائے. اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے. آمین. یہاں النور سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی میں ناپاک قادیانیوں نے ایک مرزا گڑھ بنا رکھا ہے جس کے اوپر انہوں نے کلمہ طیبہ کے بڑے بڑے بورڈ لگا رکھے ہیں جو کہ سراسر کلمہ طیبہ کی توہین اور آرڈیننس کی خلاف ورزی ہے. علاقے کے مسلمان ایک عرصے سے حکام بالا کی توجہ اس طرف دلاتے رہے ہیں مگر اب تک قانون کی واضح خلاف ورزی کے باوجود انتظامیہ چشم پوشی سے کام لے رہی ہے. لہٰذا میری اس درخواست کو اپنے صفحے میں جگہ دے کر حکام کو یہ بات پہنچا دیں کہ وہ فوراً اس کا نوٹس لیں اور مجرموں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دیں.

(محفوظ الحق. حسن آباد. فیڈرل بی ایریا. کراچی)

مسجدوں کا نہ بکنا ختم نبوت کی دلیل ہے

مولانا منظور احمد الحسینی نائب ایڈیٹر ختم نبوت کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پچھلے شمارہ میں آپ نے لکھا کہ عیسائیوں کے گرجے یورپ میں بک رہے ہیں یہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے مسجد جہاں بن جائے وہ جگہ قیامت تک مسجد ہی رہے گی وہ نہ بک سکے گی اور نہ کسی اور کام کے لئے اسے تبدیل کیا جا سکتا ہے. تمام مذاہب ایک مخصوص و محدود زمانہ اور عارضی وقت کے لئے ان کی عبادت گاہیں بھی عارضی. ہمارا دین قیامت تک کیلئے اس لئے مسجد بھی قیامت تک کے لئے.

جمیل احمد، کراچی

لٹریچر تقسیم کر دیا گیا!

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد آنکہ آپ کی ارسال کردہ کتابوں کا ایک بنڈل راقم کو ایک ہفتہ قبل منرو فیا سے موصول کر لیا ہے اللہ تعالیٰ ادارہ ختم نبوت کو جزائے خیر عطا فرمائے ان کی یہ خدمت دین قابل تعریف و قابل قدر ہے کہ وہ قادیانیت کے فتنہ سے اندرون ملک و بیرون ملک مسلمانوں کو آگاہ کر رہے ہیں یہ لٹریچر قادیانیوں کے لئے موت ثابت ہوگا. راقم نے یہاں کی جمعیت اسلامیہ میں یہ لٹریچر تقسیم کر دیا ہے الحمد اللہ کافی مؤثر ثابت ہوا ہے مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ قادیانی مسلمان نہیں اس سے قبل بعض مسلمان قادیانیوں کو لاعلمی کی بنیاد پر مسلمان سمجھتے تھے.

ہدایت اللہ شاہ لائبیریا غرب افریقہ

بیرون ملک شاندار کامیابی پر مبارکباد

جناب ایڈیٹر صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ

غلامان محمد عربی کا بے باک ترجمان "ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل" پچھلے ڈیڑھ ماہ سے محترم مولانا احمد میاں حمادی کنوینر عالمی مجلس ختم نبوت سندھ کی توسط سے باقاعدگی سے مل رہا ہے جوں جوں رسالہ پڑھتا جا رہا ہے یقین کیجئے ذہن کے دریچے اس طرح کھلتے جا رہے ہیں جیسے عرصہ دراز سے بند کسی مکان کے دروازے! محترم اس رسالے کی اشاعت پر میں آپ کو اور تمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دل کی گہرائیوں سے سلام پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ باری تعالیٰ اس رسالے کو اور اس کی اشاعت میں حصہ لینے والوں کو اپنی رحمتوں سے نوازے اور ان لوگوں کو اتنا حوصلہ مزید عطا فرما تاکہ یہ تمام غلامان محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم، قادیانیوں کا ڈٹ کر ہر موڑ پر مقابلہ کر سکیں.

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیر پور ٹامیوالی کے امیر مولانا سید منظور الحسن ہمدانیؒ کی شہادت کا پڑھ کر دل کو انتہائی دکھ اور صدمہ ہوا اللہ تعالیٰ جناب ہمدانی صاحب کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے. آمین ختم نبوت کے وفد کی ڈنمارک، ناروے اور لندن میں شاندار کامیابی پر میری طرف سے اور میری تمام اسٹاف کی طرف سے مولانا اقبال رنگونی تمام عالمی مجلس کے اراکین اور تمام غلامان محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مشن کی کامیابی پر تہہ دل سے مبارکباد پہنچا دیں. اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کا اور تمام مسلمانوں کا حامی و ناصر ہو.

قادیانی مرتد، مردہ باد. ختم نبوت زندہ باد

مرزا فاروق بیگ، ٹنڈو آدم

دل باغ باغ ہو جاتا ہے

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب.

سلام مسنون! بندہ رسالہ ختم نبوت کا نیا خریدار ہے رسالہ باقاعدگی سے موصول ہو رہا ہے رسالہ دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے. رسالہ جب ملتا ہے جب تک پڑھ نہ لوں دل بے قرار رہتا ہے بندہ پہلے مرزائیت کو مسلمانوں کی طرح ایک فرقہ سمجھتا تھا لیکن جب میں نے مرزائی کے خلاف تحریک خیر گڑھ چلی تو علماء کی تقریروں سے معلوم ہوا کہ یہ مسلمانوں کا فرقہ نہیں بلکہ یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے خصوصاً مولانا

اللہ وسایا فاتح ربوہ کے بیان سے بہت متاثر ہوا۔ شیر گڑھ کی تحریک چلی تو بندہ نے بھرپور حصہ لیا۔ چونکہ ہماری قوم قیصرانی ہے اور سیر مند مرزائی ہماری قوم سے تھا۔ ہم نے تحریک میں حصہ لیا تو ہمارے گاؤں والے ہمارے مخالف ہوگئے مگر تھوڑے دنوں کے بعد اللہ پاک نے ہمیں سرخرو کر دیا اور گاؤں والے قادیانیوں کو رسوا کر دیا۔ رسالہ ختم نبوت سے بہت معلومات حاصل ہو رہی ہیں یہ مرزائیت کے خاتمے کے لئے کافی ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ پاک رسالہ ختم نبوت کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

سعید احمد ثاقب تونسوی، عبدالرشید قیصرانی، غلام رسول جروار، کراچی

قادیانیوں پر حجت تمام ہو چکی ہے

بخدمت جناب مدیر مسئول صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ہمیں رسالہ ختم نبوت انٹرنیشنل بہت پسند آیا الحمد للہ اس رسالے کی وجہ سے بہت معلومات ہوئیں ہیں۔ جو لوگ قادیانیت نہیں جانتے تھے ان کے علم میں قادیانیت کی خباثت آگئی مرزا قادیانی دجال کے متعلق معلومات حاصل ہوئیں اس کے گندے اور غلیظ کردار کو اس رسالے میں کھول دیا گیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص رذائل اور گندگیوں کا مجموعہ تھا ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے کہیں گے کہ ہمارا ان کے ساتھ تعلق کسی قسم کا نہیں ہونا چاہئے ان سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ اس انٹرنیشنل رسالے نے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کو بھی بتلا دیا ہے کہ وہ سراسر دھوکے میں ہیں ان پر حجت تمام ہو چکی ہے انہیں چاہئے کہ وہ مرزا قادیانی پر دو حرف بھیج کر دامن مصطفوی میں پناہ لیں۔ بصورت دیگر خداوندی عذاب میں جکڑ لئے جائیں گے تمام مسلمان جانتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں رذائل سے پاک وصاف ہوتے ہیں۔ اخلاق حسنہ فضائل ومحاسن کے مالک ہوتے ہیں ان کا کردار تمام مخلوقات میں سب سے بلند ہوتا ہے مگر دعو مرزا کی حالت یہ ہے کہ ایک وقت میں سو سو مرتبہ جھوٹ بولتا ہے خود مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر ہے اب قادیانی بتلائیں کہ ایسے شخص کو وہ "مجدد محدث .... کیوں مانتے ہیں؟

(محمد یار جامع مسجد مدینہ نئی کراچی)

بیرون ملک تعاقب کرنے پر مبارکباد

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں آپ کا پرچہ پابندی سے پڑھ رہا ہوں اور مجھے بے حد پسند آیا ہے۔ دراصل ختم نبوت کے تحفظ کا مسئلہ ہم سب مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے ہمیں چاہئے کہ ہم تاج ختم نبوت کی عظمت کے لئے سب کچھ نثار کر دیں پوری دنیا میں قادیانیوں کا تعاقب کرنا اسی رسالہ کا حصہ ہے اسی کے ذریعہ انشاء اللہ پوری دنیا سے قادیانیوں کا جنازہ نکلے گا اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں اس اہم ترین کام میں کامیابی اور کامرانی نصیب فرمائے۔ آمین۔

(حافظ محمد یسین نیو ٹاؤن ڈرو۔ ضلع ٹھٹھہ)

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو!

دو عجیب وغریب عبرتناک واقعات

اللہ تبارک وتعالیٰ حق وباطل کی پہچان کے لئے اکثر وبیشتر عبرتناک واقعات وشاہدات اپنی مخلوق کے لئے ظاہر کرتا رہتا ہے جنہیں دیکھ کر سعید روحیں ہدایت پاتی ہیں اور ازلی وابدی بدبخت تباہی وبربادی کی منزلوں کی جانب گامزن رہتے ہیں۔ میں ایسے ہی دو واقعات قارئین "ختم نبوت" کی خدمت کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

میں اپنے ایک دوست "شکیل احمد پروپرائٹر شکیل سویٹ مارٹ کینٹ بازار شارع فیصل (ڈرگ روڈ) کراچی" کی دکان پر بیٹھا "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان رسالہ ختم نبوت انٹرنیشنل جلد ۵ شمارہ ۲۴، ۱۷ ربیع الاول تا ۲۳ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ صفحہ ۲۰ پر محمد قدیر شہزادہ ننکانہ کا مضمون بعنوان "مرزا قادیانی اصل میں کسی کا غلام تھا" پڑھ رہا تھا کہ اچانک چھت سے چپکی ہوئی چھپکلی نے پاخانہ کیا جو سیدھا "مرزا قادیانی" کے الفاظ پر آگرا۔ اس واقعہ کا چشم دید گواہ مذکورہ "شکیل احمد" ہے جس سے اس واقعہ کی تصدیق کی جا سکتی ہے ہم دونوں اس منظر کو دیکھ کر مبہوت ہوگئے۔ کہنے والے نے سچ کہا کہ

"مرزا (غلام احمد کادیانی) جو ہوتا خدا کا نبی
تو مٹی میں لت پت نہ مرتا کبھی"

۲۔ اسی طرح کا اور واقعہ جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے بیان کیا ہے جو روزنامہ جنگ کراچی میں شائع ہو چکا ہے۔ مولانا سے روایت ہے کہ "جب عوامی مطالبہ پر کادیانی فرقہ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کی ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت چل رہی تھی اس وقت قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد کو اس سلسلے میں اپنا مؤقف پیش کرنے کے لئے قومی اسمبلی میں بلایا گیا جب وہ اپنا مؤقف جو کتابی شکل میں تھا قومی اسمبلی میں پڑھنے میں مصروف تھا تو اسمبلی ہال کی چھت کی جانب سے غلاظت میں بھرا ایک پرندے کا پَر آیا اور مرزا ناصر کے کتابی مؤقف پر گر پڑا جس سے وہ خراب ہوگیا۔ قادیانی جماعت کا امام مرزا ناصر احمد اس بات سے مبہوت ہوگیا۔ مولانا نورانی کا یہ بھی بیان ہے کہ "اسمبلی ہال بالکل بند اور ایئر کنڈیشنڈ ہوتا ہے اس کے باوجود پرندے کا غلاظت سے بھرا ایک پَر آیا اور لہراتا ہوا مرزا ناصر کے قادیانی مؤقف پر گر پڑا" ہم سمجھنے والے کے لئے اس واقعہ میں اشارہ کافی ہے۔

"عاقل را اشارہ کافی است"
(عقلمند کیلئے اشارہ کافی ہوتا ہے)

سمیع اللہ، شارع فیصل کراچی پاکستان

چوتھا کل پاکستان گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ ۱۹۸۶

کے نتائج کا اعلان

رپورٹ: محمد متین خالد، صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب۔ شیخوپورہ

ننکانہ صاحب (محمد متین خالد) عالم اسلام کو جن فتنوں نے شدید نقصان پہنچایا ہے اُن میں فتنہ قادیانیت سرفہرست ہے قادیانیت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کا نام ہے۔ بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ یہ فتنہ جو بقول علامہ اقبال اسلام اور ملت دونوں کا غدار ہے اور نہایت خطرناک اور مہلک فتنہ ہے اس کے کفریہ عقائد و عزائم اور اس فتنہ کے بانی کے اصل روپ سے عوام الناس اور بالخصوص نوجوان نسل آشنا نہیں ہے۔ خدائے واحدہ لاشریک کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس ذات بابرکات نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے اراکین کو یہ توفیق بخشی کہ وہ اپنے آقائے نامدار شافع یوم قرار احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ کی کامل نبوت کا تحفظ امت مسلمہ کے اکابرین کی سنت پر چلتے ہوئے کریں اور قادیانیت کے مکروہ چہرہ سے نقاب اٹھا کر اس کا اصل چہرہ عوام الناس کو دکھا سکیں چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام چوتھا کل پاکستان گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ بعنوان "مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے کفریہ عقائد" منعقد ہوا۔ جس میں دنیا بھر سے ایک ہزار سے مضامین موصول ہوئے جو آج تک پاکستان میں ہونے والے کل پاکستان مقابلہ مضمون نویسی میں ریکارڈ تعداد ہے۔ آخری تاریخ ختم ہونے پر ان کی تزئین کر کے فوری طور پر مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان بھجوائے گئے جہاں مکرم حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ہدایت پر تین صاحبان فہم فراست۔ قابل محنتی اور اس موضوع پر دسترس رکھنے والے مناظر اسلام ججز صاحبان کا تقرر ہوا۔ معزز ججز صاحبان نے دن رات محنت کر کے ہر مقالہ کے ایک ایک لفظ کو بغور پڑھا۔ دلائل عقلی و نقلی، مرزائیوں کی کتب کے حوالہ جات، طرز بیان، ترتیب موضوع Self Production اور خوش خطی کا خاص خیال رکھا۔ معزز ججز صاحبان کے دیئے ہوئے علیحدہ علیحدہ نمبروں کو جمع کیا گیا۔ ان کے متفقہ فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل خوش نصیب امیدواروں نے بالترتیب پہلی تین پوزیشنیں حاصل کیں۔

اوّل: جناب غلام رسول شیخ ولد عبدالغفور شیخ۔ رسالہ روڈ۔ حیدر آباد، سندھ دوئم: لیفٹیننٹ حافظ عبدالمجید چشتی صاحب ظفر چوک اسلام آباد۔ سوئم: عبدالغفور صاحب، متعلم دارالعلوم ہولکمب ہال۔ انگلینڈ۔

(خصوصی انعامات)

۴۔ جناب عبدالغفور عاجز صاحب

۵۔ خبیر حسین زاہد، نیول ہیڈ کوارٹر، اسلام آباد

۶۔ محمد الیاس اعظمی جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن۔ لاہور

۷۔ اختر نسیم صاحبہ دختر حمید اللہ خان۔ امین پور بازار فیصل آباد

۸۔ جناب امان اللہ شیخ ایم بی اے پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور

۹۔ ملک ایس۔ این نذیر احمد انجم (ایم اے اکنامکس) شمالی سرگودھا۔

۱۰۔ جناب شاہد محمود، کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج۔ لاہور

۱۱۔ خواجہ عزیز الرحمٰن صدیقی، عابد مجید ہائی سکول۔ لاہور کینٹ۔

۱۲۔ مسز شاہدہ امید، کوہ نور ملز، فیصل آباد

۱۳۔ جناب محمد نواز عابد، سب انسپکٹر، شیخوپورہ

۱۴۔ ابراہیم مدنی صاحب۔ دارالعلوم العربیہ الاسلامیہ، انگلینڈ

۱۵۔ عابدہ محمد یوسف شیخ، انگلینڈ

۱۶۔ وحید الزمان بستوی قاسمی صاحب۔ رامپور یو پی۔ بھارت۔

۱۷۔ عبدالغفار جامکی، تونسہ شریف، ضلع ڈیرہ غازی خان۔

۱۸۔ جناب ملک ثاقب اعوان۔ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ۔ لاہور

۱۹۔ جناب محمد اشرف ننگ، کباڑی بازار، پشاور۔

۲۰۔ منشی عبدالعلی، فروٹ مارکیٹ، سرکی روڈ، کوئٹہ

ان کے علاوہ ہر امیدوار کو اس مقابلہ میں شرکت کی بنا پر خوبصورت سند امتیاز پیش کی جا رہی ہے مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اور مجلس ہذا کی طرف سے آپ سب کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک ہو۔ خدا تعالیٰ آپ کی اس خدمت جلیلہ کو قبول فرمائے اور آپ کو دین پر چلنے کی استقامت اور مرزائی فرقہ باطلہ کی بیخ کنی کرنے کے لئے کام کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین! مجلس ہذا آپ سب بہن بھائیوں کو عقیدہ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت کے بارے میں لٹریچر بھجوا رہی ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس تمام لٹریچر کا مطالعہ فرمائیں اور دیکھیں کہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے گماشتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ نبوت کو کس طرح نقصان پہنچایا اور پہنچا رہے ہیں۔ یقین مانئے! آج خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت جس کی بخشش کے لئے وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے تھے کو پکار رہے ہیں کہ اے میری شمع رسالت کے پروانو! آج مرزائی فتنہ قرآن مجید اور میری احادیث میں تحریفیں کر رہا ہے۔ اٹھو اور آپس کے تمام اختلافات کو بھلا کر میری نبوت کا تحفظ کرو۔ مرزائیوں کی تمام مذموم کوششوں کو ناکام بنا دو۔ اگر مجھ سے محبت ہے تو میرے دشمن مرزائیوں کا مکمل سماجی اور اقتصادی بائیکاٹ کرو۔ قیامت کے دن میں تمہاری شفاعت کروں گا۔

معزز بہن بھائیو! اگر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں پناہ لینا چاہتے ہیں، قبر اور قیامت کی ہولناک گھڑیوں میں شافع محشر کی شفاعت چاہتے ہیں، حشر کی وحشت ناک گرمی میں حضور کی کالی کملی کا سایہ چاہتے ہیں، ساقی کوثر کے ہاتھوں جام کوثر پینا چاہتے ہیں تو آیئے! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

میں شامل ہوں۔ اپنے محلہ میں ختم نبوت کا دفتر قائم کریں۔ تنظیم بنا کر مرکزی دفتر سے رابطہ فرمائیں۔ مرکزی مجلس آپ کو ہر طرح کا لٹریچر فراہم کرے گی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ ختم نبوت کا تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد آپ کو ہی کرنا ہے۔ یہ آپ پر فرض ہے اور آپ ہی اسے پورا کریں گے۔

اپنے محلہ میں، شہر میں، دفتر میں مرزائیوں کی مذموم کوششوں کے آگے بند باندھیں۔ ان کی باطل سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔ شعائر اسلامی کی حفاظت کریں۔ مرزائیوں کی تمام مصنوعات خصوصاً شیزان بوتل اور اس کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ متعلقہ لٹریچر خود پڑھیں اور اپنے دوستوں عزیز و اقارب کو بھی پڑھائیں۔ مزید لٹریچر کی ضرورت ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ترجمان اور عقیدۂ تحفظ ختم نبوت کے علمبردار کے دو پرچے ہر ہفتہ باقاعدگی کے ساتھ شائع ہوتے ہیں جس میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حیات عیسیٰ علیہ السلام، قادیانیت کا پوسٹ مارٹم، جماعتی سرگرمیوں پر خصوصی رپورٹیں اور دیگر دلچسپ مضامین ہوتے ہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ اپنے بجٹ کو کم کر کے ان پرچوں کو ضرور منگوائیں اور اسکی اشاعت میں مدد فرمائیں۔

۱۔ ہفت روزہ ختم نبوت۔ مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ۔ ایم اے جناح روڈ۔ پرانی نمائش کراچی نمبر ۳

۲۔ ہفت روزہ لولاک۔ جامع مسجد محمود، ریلوے کالونی فیصل آباد

نیز آپ کے پاس ردّ قادیانیت پر یا مرزا غلام احمد قادیانی یا اس کے کسی چیلے کی کوئی کتاب موجود ہو، فالتو ہو یا ضرورت نہ ہو یا آپ دینا چاہتے ہوں تو آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس کا ہدیہ کر کے مجلس بذا ملتان یا کراچی کے پتے پر روانہ کر دیں اگر قیمت مطلوب ہو تو ادا کر دی جائے گی۔ اپنی پنجگانہ نماز کا پورا پورا خیال رکھیں۔ بے نمازی کا انجام قیامت کے دن بڑا عبرت ناک ہوگا۔ نماز کی خود بھی پابندی فرمائیں اور احباب اہل خانہ کو بھی اس کی ترغیب دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہر مرحلہ زندگی میں کامیاب کریں (آمین)

مناظر اسلام

حضرت مولانا لال حسین اختر

قسط دوم

مولانا منظور احمد الحسینی

ماہنامہ تائید الاسلام مولانا لال حسین کی ادارت میں

۱۹۲۷ء سے ستمبر ۱۹۳۲ء تک میاں قمر الدین صاحب تمام امکانی کوشش صرف فرماتے رہے۔ لیکن رسالہ کسی قابل اور مرزائی مذہب سے آگاہی رکھنے والے ایڈیٹر کے نہ ملنے کی وجہ سے اپنی امتیازی حیثیت کو قائم نہ رکھ سکا۔

جب میاں قمر الدین کو مولانا لال حسین اختر کے مرزائیت سے تائب ہونے کی اطلاع ملی تو آپ نے بمشورہ کے حضرت مولانا معوان حسین صاحب، مولانا لال حسین اختر کو بلایا اور ماہنامہ تائید الاسلام کی ادارت کے فرائض ان کے سپرد کر دیئے۔

آپ نے ادارتی منصب سنبھالتے ہی نہایت تن دہی جانفشانی اور حسن طریقے سے کام دیا کہ چند ہی مہینوں میں پرچے کی ساکھ بحال ہوگئی اور طباعتی ترتیب مضامین کتابت اور طباعت کے بلند معیار پر پہنچا دیا۔

اس دوران آپ کے گراں قدر اور وقیع مضامین اس میں شائع ہوتے رہے اور ان مناظروں کی روئیداد بھی تفصیل طور پر شائع ہوتی رہی جو ان دنوں آپ نے قادیانیوں کے ساتھ کئے تھے ان میں سے چند واقعات قارئین ختم نبوت کی دلچسپی کے لئے ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔

شیخوپورہ میں مولانا لال حسین اختر کی للکار

۲۸،۲۷، ۲۹ مئی ۱۹۳۲ء انجمن اہل السنت والجماعت شیخوپورہ کے زیر اہتمام شیخوپورہ شہر میں دوسرا عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا غلام محمد گھوٹوی، مولانا کرم بخش ایم اے لاہور، مولانا امین الحق شیخوپورہ، مولانا عبد العزیز گوجرانوالہ، مولانا محمد حسین کو ٹھہ تارڑ، مولانا لال حسین اختر بابو حبیب اللہ کلرک اور دیگر علمائے کرام نے شرکت کی۔ رسالہ تائید الاسلام کی رپورٹ کے مطابق:

"مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۳۲ء کی صبح کو مرزائیوں کے ساتھ زیر صدارت خان بہادر احمد خان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس، حیات وممات مسیح علیہ السلام و ختم نبوت پر (قادیانیوں سے) مناظرہ ہوا انجمن اہل السنت والجماعت کی طرف سے مولانا مولوی محمد سلیم صاحب اور مولانا محمد حسین صاحب مناظر تھے جن کے دلائل قاطع نے مرزائیوں کو اس حد تک ساکت کر دیا کہ انہیں اپنی شکست تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہ رہا۔

مناظرہ کے بعد مرزائیوں کی کتب سے بابو حبیب اللہ امرتسری اور مولانا لال حسین اختر کے مرزائیت کے زہر آلودہ پروپیگنڈہ کا اپنی تقاریر میں اس حد تک سدباب کیا کہ عوام کو مرزائیت کے بطلان کا اعلان کرتے دیکھا گیا"

(تائید الاسلام جون ۱۹۳۲ء صفحہ ۲۲)

چیچہ وطنی میں عظیم الشان مناظرہ اور مرزائیوں کو شکست فاش

"۳ جون ۱۹۳۲ء کا دن اسلامیان چیچہ وطنی ضلع منٹگمری کے لئے نہایت مسرت بخش ثابت ہوا۔ کیوں کہ اس دن مرزائی مذہب کی وہ صداقت جسے اس کے مبلغ ناواقف لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے فخر یہ پیش کیا کرتے ہیں اس کی قلعی اچھی طرح کھل گئی۔ مرزائی جماعت کی طرف سے اشتہار شائع کیا گیا۔ جس میں اعلان کر دیا گیا تھا کہ ۳ جون

بے لیے گر دو جون تک جماعت مرزائیہ قادیانیہ کا جلسہ ہوگا اور غیر مذہب کو سوال و جواب کا موقع دیا جائے گا۔

مسلمانانِ چیچہ وطنی نے محترم و مکرم جناب مولانا مولوی لال حسین صاحب اختر کو چیچہ وطنی بلا لیا۔ ۳ جون کو حیات و وفات حضرت مسیح علیہ السلام پر پہلا مناظرہ ہوا۔ مرزائیوں کی طرف سے مولوی علی محمد اجمیری مولوی فاضل اور اہلسنت والجماعت کی طرف سے مولانا مولوی لال حسین صاحب اختر مناظر مقرر ہوئے۔ مناظرہ سننے والے حضرات اس بات کے شاہد ہیں کہ قادیانیوں کو اس مسئلہ پر جس قدر ناز ہے۔ اس مناظرہ میں انہیں اس سے بدرجہا زیادہ شکست فاش اٹھانی پڑی۔ مولوی صاحب نے قرآن مجید احادیث صحیحہ اقوال آئمہ اور تحریرات مرزا سے اس بات کو صراحت سے ثابت کردیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ اور آپ قرب قیامت میں نازل ہو کر تمام دنیا میں اسلام کو پھیلا دیں گے۔ اور اس وقت سوائے اسلام کے دوسرا کوئی مذہب نہ رہے گا۔ دوسرے دن مرزائیوں نے مناظرہ سے گریز کرتے ہوئے حیلے بہانے تلاش کرنے شروع کردیئے لیکن مسلمانوں کے اصرار نے انہیں مناظرہ کے لئے مجبور کردیا چنانچہ تیسرے دن پہلا مناظرہ صداقت مرزا پر مابین مولوی محمد علی مرزائی اور مولانا مولوی لال حسین صاحب اختر مبلغ اسلام ہوا۔ مولوی علی محمد نے مرزا صاحب کی صداقت کو ثابت کرنے اور ملازمت کا حق نمک ادا کرنے کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارے لیکن شیر پنجاب ثانی کی گرفت نے انہیں بے بس و حرکت کردیا۔ محترم مولانا اختر صاحب نے مرزا صاحب کی پیشگوئیاں مرزا صاحب کے انٹ شنٹ الہامات اور ان کی قرآن دانی کے وہ وہ نمونے پیش کئے کہ سامعین عش عش کر اٹھے۔ دوران مناظرہ میں قادیانی مناظر نے ایک حدیث پیش کی کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسیح موعود اور مہدی کے وقت میں چاند اور سورج کو رمضان میں گرہن لگے گا۔ مولوی صاحب نے اس کے جواب میں پچاس روپے انعام کا اعلان کردیا۔ ...ائی مناظرہ کو چیلنج کیا کہ اگر تم اس خود ساختہ حدیث کا سلسلۂ روایت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دو تو تمہیں پچاس روپے انعام دوں گا۔ لیکن جھوٹے مدعی نبوت کے چیلے نے جو جھوٹی حدیثیں گھڑنے کے عادی ہیں باوجود مولوی صاحب کی تحدی اور اصرار کے سلسلۂ روایت کا نام تک نہ لیا۔ مولوی صاحب نے اپنی باطل شکن تقریروں میں دلائل قاطع اور براہین ساطع سے مرزا صاحب کے دعویٰ مجددیت، مسیحیت، نبوت کے پرخچے اڑا دیئے متنبی قادیان کے کذبات و افتراءات کو اچھی طرح سامعین کے ذہن نشین کردیا اور مرزائی دلائل کو جو تارِ عنکبوت سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے تھے توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ اس تین گھنٹے کے معرکۂ حق و باطل میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اہل سنت والجماعت کو عظیم الشان فتح عطا فرمائی۔ اختتام مناظرہ پر مسلمانوں نے فتح کی خوشی میں اللہ اکبر کے فلک بوس نعرے لگائے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ اور چند جوشیلے مسلمانوں نے مولانا لال حسین صاحب اختر کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا۔

اسی دن تیسرا مناظرہ ختم نبوت پر ہوا۔ مسلمانوں کی طرف سے مولانا نور حسین صاحب گھرجاکھی اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی علی محمد مناظر تھے۔ مولانا نور حسین صاحب نے قرآن شریف کی آیات اور احادیث صحیحہ سے ختم نبوت کو ثابت کردیا۔ قادیانی مناظر نے اپنی عادت کے مطابق بہت ہیر پھیر کئے لیکن مولوی صاحب کے زبردست دلائل کے سامنے اس کی کوئی تاویل نہ چل سکی اور مولوی نور حسین صاحب نے قادیانی نبوت کاذبہ کا بھانڈا چیچہ وطنی کے چوراہے میں پھوڑ کر رکھ دیا۔

غرضیکہ ان تینوں مناظروں میں مرزائیوں کو وہ شکست فاش ہوئی کہ امید نہیں اب وہ چیچہ وطنی میں مناظرہ کا نام تک لیں۔

(رسالہ تائید الاسلام جون ۱۹۳۲ء صفحہ ۲۱۹)

قادیانی تحریک اور اس کا پس منظر

قادیانی جماعت اس حقیقت سے فرار حاصل نہیں کر سکتی کہ وہ تقسیم ملک اور قیام پاکستان کی مخالف تھی اور یہ مخالفت انہوں نے آخری وقت تک جاری رکھی بلاشبہ بعض مسلمانوں نے بھی پاکستان کی مخالفت کی لیکن ان کی یہ سیاسی رائے تھی اور انہوں نے قیام پاکستان کے بعد نہ صرف اس حقیقت کو ذہنی اور قلبی طور پر تسلیم کیا بلکہ پاکستان کے استحکام اور اس کے دفاع کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کیں لیکن قادیانیوں کی مخالفت کا انداز مذہبی تھا ستم ظریفی کی بات یہ ہے کہ قادیانی جماعت نے پاکستان کو ذہنی طور پر ابھی تک تسلیم نہیں کیا اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ مرنے والے قادیانیوں کو ربوہ میں امانتاً دفن کیا جاتا ہے۔

مرزا بشیر الدین محمود قادیانی جماعت کے دوسرے سربراہ کی قبر پر یہ کتبہ لگا رہا ہے جس پر یہ عبارت درج تھی کہ جب حالات سازگار ہو جائیں تو میری میت کو یہاں سے نکال کر قادیان میں دفن کیا جائے سوال پیدا ہوتا ہے کہ قادیانی پاکستانی مٹی میں دفن ہونا کیوں پسند نہیں کرتے۔

ایک محب وطن پاکستانی کے لئے سب سے بڑا اعزاز یہی ہے کہ مرنے کے بعد اسے اپنے پیارے وطن کی مٹی نصیب ہو جانا چاہیے تو پھر کہ تمام قادیانی مردوں کو یہاں سے نکال کر بھارت منتقل کردیا جائے یا انہیں بحر الکاہل کی موجوں کے سپرد کردیا جائے۔ پتہ نہیں سمندر کی موجیں بھی ارتداد کی گندی لاشوں کو قبول کرتی ہیں یا نہیں۔ مرزا بشیر الدین کی قبر پر لگا رہنے والا کتبہ، قادیانیوں کی نمک حرامی، ملک سے غداری اور ان کے نہاں خانۂ دماغ میں چھپے ہوئے مکروہ عزائم کا آئینہ دار ہے یہ کتبہ کچھ عرصہ قبل اتار لیا گیا۔ کیونکہ یہ دراصل وہ آئینہ تھا جس میں انہیں اپنا مکروہ چہرہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ مرزا بشیر الدین کی وصیت کے الفاظ برصغیر کی تقسیم اور پاکستان کے قیام کی مخالفت کے پس منظر میں ذرا غور فرمائیں کہ وہ کون سے سازگار حالات ہیں جن میں ان کی میتوں کو پاکستان سے نکال کر بھارت (قادیان)

میں منتقل کیا جاتا ہے۔ اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود اس نیکی کے کام میں کیوں تاخیر کی گئی ہے آخر قادیانی جماعت کو کون سے سازگار حالات درکار ہیں۔ یہی وہ نکتہ ہے جس سے قادیانی جماعت کے سیاسی عزائم کا پتہ چلتا ہے ان کی بھرپور مخالفت کے باوجود پاکستان جب حقیقت بن کر دنیا کے نقشے پر ابھر آیا تو قادیانی جماعت کے سربراہ نے کہا ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں مجبوری سے اور پھر یہ کوششیں کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہو جائیں۔

(الفضل ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء)

قادیانی جماعت اکھنڈ بھارت پر یقین رکھتی ہے اس کا دوسرا نام وہ سازگار حالات ہیں جن کا قادیانی جماعت کو شدت سے انتظار ہے پاکستان کو نقصان پہنچا کر اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہی اکھنڈ بھارت بنا سکتے ہیں۔ تب ہی وہ سازگار حالات ہوں گے جن میں قادیانی اپنے مردوں کو پاکستان کی سرزمین سے نکال کر اپنی من پسند بھارت کی مٹی کے حوالے کریں گے قادیانی جماعت کی ریشہ دوانیوں اور بھرپور مخالفت کے باوجود جب تقسیم کا اعلان ہو گیا تو قادیانیوں نے پاکستان کو نقصان پہنچانے کے لئے زبردست وار کیا یہ قادیانیوں کی سازش کا نتیجہ تھا جس کی بنا پر گورداسپور کا ضلع جس میں قادیانی کا مرکز قادیان واقع تھا کاٹ کر بھارت میں شامل کر دیا گیا جن دنوں حد بندی کمیشن بھارت اور پاکستان کی حد بندی کی تفصیلات طے کر رہا تھا کانگریس اور مسلم لیگ کے نمائندے اپنے دلائل پیش کر رہے تھے اس وقت حد بندی کمیشن کے سامنے قادیانی جماعت نے اپنا الگ میمورنڈم پیش کیا جس میں قادیان کو ویٹی کن سٹی قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا اور اس میں اپنی تعداد علیحدہ مذہب، اپنے سول اور فوجی ملازمین کی کیفیت آبادی وغیرہ کی تمام تفصیلات درج کیں حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب (پارٹیشن آف پنجاب) جلد نمبر ۱ ص ۴۶۹ تا ص ۴۲۸ پر قادیانی جماعت کا میمورنڈم اور جملہ تفصیلات درج ہیں قادیانی جماعت نے باؤنڈری کمیشن کو اپنا نقشہ بھی دیا جو انہوں نے ۱۹۴۷ء میں شائع کیا تھا۔ اس نقشہ میں قادیانیوں کی آبادی کو مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر کیا گیا یہ نقشہ بھی اسی کتاب میں درج ہے باؤنڈری کمیشن نے اس میمورنڈم سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانیوں کو مسلمانوں سے خارج قرار دے کر گورداسپور کو مسلم اقلیت کا ضلع قرار دے کر بھارت کے حوالے کر دیا یہ پاکستان کے خلاف ایک خطرناک سازش تھی۔ ضلع گورداسپور گیا۔ کشمیر بھی پاکستان سے کٹ گیا نتیجہ ہمارے سامنے کہ کشمیر کا مسئلہ آج تک حل نہ ہو سکا اور شاید نہ حل ہو سکے گا قادیانیوں کے آنجہانی چوہدری ظفر اللہ نے اس وقت منافقانہ کردار ادا کیا۔ مزے داری کی بات یہ ہے کہ وہ مسلم لیگ کی طرف سے وکالت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔

ہم کو ہے اُن سے وفا کی اُمید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

بہرحال یہ بھی کچھ تاریخ کے شیشے میں محفوظ ہے لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ قادیانیوں نے مسلمانوں کو زک پہنچانے کا کوئی موقع اپنے ہاتھ سے جانے دیا ہو۔

فرقان بٹالین: پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد سے بھارت نے پاکستان کو مٹانے دبانے، جھکانے اور جلانے کی پالیسی پر عملدرآمد کا آغاز کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ آزادی کے بعد یعنی اکتوبر ۱۹۴۷ء میں پاک بھارت کا پہلا معرکہ جنگ کشمیر کی صورت میں ہوا تب پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل گریسی تھے۔ جو انگریز تھے اور قادیانی جماعت انگریزوں کا خود کاشتہ اور پروردہ تھی محاذ کشمیر پر جنگ کا آغاز ہوا تو قادیانیوں نے فرقان بٹالین کے نام سے ایک پرائیویٹ آرمی "معراجکے" کے مقام پر بھجوائی یاد رہے کہ معراجکے وہی جگہ ہے جہاں سے مولانا اسلم قریشی اغوا کئے گئے۔ فرقان بٹالین قادیانی فورس تھی جو جنگ میں حصہ لینے کے لئے جنرل گریسی کی معاونت میں بھیجی گئی سمجھنے کی بات یہ ہے کہ ہمارا بیان نہ سمجھئے۔ یہ بٹالین بلاکمک محاذ جنگ میں کیوں شریک ہوئی؟ کسی ملک کی مسلح افواج نے میدان جنگ میں کسی پرائیویٹ یا سولین فورس کو اپنے ساتھ خدمات سرانجام دینے کی پیش کش کی ہو شاید ہی اس کی مثال پیش کی جا سکے لیکن یہ سمجھا گیا کہ جنرل گریسی اور قادیانی جماعت کے گٹھ جوڑ کا نتیجہ تھا۔ یہ بات بھی آن دی ریکارڈ موجود ہے کہ اس وقت کے پاکستانی کمانڈر انچیف جنرل گریسی نے بعض خفیہ معلومات ہندوستان کے کمانڈر انچیف جنرل سر آکن لک تک پہنچائیں۔ یقین ممکن ہے کہ اسی خدمت کی انجام دہی کے لئے جنرل گریسی نے فرقان بٹالین کی خدمات حاصل کی ہوں۔ انہیں خاندانی مخبر اور جاسوس ہونے میں جو ملکہ حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایسی مخبرانہ خدمت وہی جماعت خوش اسلوبی سے سرانجام دے سکتی تھی جو اکھنڈ بھارت پر یقین رکھتی ہو۔

صاحبزادہ طارق محمود مدیر لولاک۔ فیصل آباد

خوش نصیب مسلمان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اقدس باعث برکت و خیر ہے۔ خوش نصیب ہے وہ مسلمان وہ انسان جو رحمت دو عالم کا ذکر مقدس سنے اور پڑھے۔ ذکر مقدس کو پڑھیں اللہ تعالیٰ آپ کی تکالیف، پریشانیاں اور بیماریاں دور کرے گا۔

جھوٹے قصیدہ غزلوں اور بدعتوں سے بچیں۔ حضور کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنا چاہیئے۔ حضور سے ہم غلاموں کا تعلق ساری زندگی کا ہے۔ خلوت جلوت، نشست و برخاست، اکل و شرب، عبادت و تجارت، معیشت و سیاست، جنگ و صلح، شادی، غمی، تفریح و مزاح ہر شعبہ میں حضور ہی کا اسوۂ حسنہ ہمارے لئے نمونہ اور دلیل راہ ہے دوسروں کی دیکھا دیکھی نہ جانے کتنی رسمیں جو کہ ہندوؤں کی رسمیں ہیں مسلمانوں نے اختیار کر لی ہیں۔ اور ان پر عقیدت و محبت کے لیبل لگا دیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان رسموں سے محفوظ فرمائے۔

رپورٹ عالمی اجلاس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند انڈیا

منعقدہ ۲۹، ۳۰، ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۶ء

رپورٹ
معز الدین گونڈوی
معین مدرس دار العلوم دیوبند

اسلامیان ہند کی تاریخ شاہد ہے کہ برصغیر میں جب بھی اسلام یا مسلمانوں کے خلاف کسی فتنہ نے سر اٹھایا ہے تو دار العلوم نے آگے آگے بڑھ کر اس کا کامیاب مقابلہ کیا ہے اور بحمد اللہ آج بھی یہ قلعۂ اسلام (دار العلوم) خرمن باطل کے لئے برق بے اماں بنا ہوا ہے، چنانچہ ہندوستان میں قادیانیت کے فتنۂ خفتہ کی از سر نو حرکت کے پیش نظر دار العلوم کی مؤقر مجلس شوریٰ نے اپنے ۱۹، ۲۰، ۲۱ر شعبان ۱۴۰۶ھ کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ اس وقت سرزمین ہند پر قادیانیت کا عفریت پھر پنجہ گاڑنے کی تدبیریں کر رہا ہے اس لئے فوری طور پر اس کا علمی و عملی تعاقب ہونا چاہیے اور اہل علم و دانشوران ملت کو جمع کر کے اس کے تازہ پیرہن کو تار تار کرنے کی جدوجہد کو تیز تر کر دینا چاہیے۔

مجلس شوریٰ کی تجویز کے مطابق دار العلوم کی انتظامیہ نے ۲۹، ۳۰، ۳۱ر اکتوبر ۸۶ء کو عالمی اجلاس تحفظ ختم نبوت کے انعقاد کا فیصلہ کیا، اور اساتذۂ دار العلوم پر مشتمل ایک تیاری کمیٹی بنائی گئی جس کا نگران حضرت مولانا معراج الحق صاحب صدر المدرسین دار العلوم دیوبند کو منتخب کیا گیا اور کنوینر جناب مولانا قاری محمد عثمان صاحب منصور پوری استاذ دار العلوم دیوبند کو بنایا گیا، اس کمیٹی نے اساتذۂ دار العلوم، کارکنان مدرسہ اور طلبۂ دار العلوم کے تعاون سے اجلاس کا ایسا عمدہ اور مؤثر نظام مرتب کیا، اور ایسے نظم و نسق سے اس کو چلایا کہ ہر شریک اجلاس تعریف و تحسین کے بغیر نہ رہ سکا، اور اجلاس تمام تر کامیابیوں سے ہمکنار رہا۔ قیام و طعام اور ریلوے اسٹیشن سے آمد و رفت کے سلسلہ میں معزز مہمانوں کو ہر قسم کی سہولت پہنچانے کی کوشش کی گئی اور ہر مندوب اجلاس کو رد قادیانیت کے سلسلہ کی دس عدد کتابیں بطور ہدیہ دی گئیں جسے اجلاس کے موقع پر دفتر اجلاس نے شائع کیا تھا۔

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اجلاس منتخب علماء و مشاہیر کی مخصوص علمی کانفرنس کے طور پر بلایا گیا تھا۔ اس لئے دعوت نامے بھی محدود تعداد میں ارسال کئے گئے تھے لیکن اجلاس کی خبر سے ملک کے ہر علاقہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور اجلاس میں شرکت کی خواہش کا اظہار زبانی اور خطوط کے ذریعہ ان حضرات کی طرف سے بھی جو باقاعدہ مدعو نہیں تھے ہونے لگا۔ اس لئے ایسے حضرات کے لئے بھی اجلاس کی نشستوں میں گنجائش رکھی گئی، چنانچہ ہندوستان کے اکثر صوبوں کے علاوہ بنگلہ دیش، پاکستان، دبئی، ابوظہبی، سعودی عرب وغیرہ سے مندوبین سمیت ایک محتاط اندازہ کے مطابق تقریباً دس ہزار افراد نے شرکت کی، مشاہیر ہندوستان کے علاوہ دیگر بلاد اسلامیہ سے آنے والوں میں رابطہ عالم اسلامی کے جنرل سیکرٹری عبد اللہ عمر نصیف، الموقر اخبار الاتحاد کے نامہ نگار محمد باسل الرفاعی، جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مالک صاحب کاندھلوی، اسلامک فاؤنڈیشن ڈھاکہ کے ڈائرکٹر جناب مولانا فرید الدین مسعود وغیرہ حضرات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اجلاس کی تمام کارروائی چھ نشستوں میں ہوئی جن میں چوتھی نشست تجاویز کے لئے خاص تھی جبکہ پانچویں نشست میں صرف طلبۂ دار العلوم کا پروگرام پیش کیا گیا بغرض اختصار ان نشستوں کی اجمالی کیفیت ذیل میں درج کی جا رہی ہے۔

پہلی نشست

افتتاحی اجلاس ۲۹ر اکتوبر ۸۶ء کو صبح ۹ر بجے حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رکن شوریٰ دار العلوم دیوبند کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جناب مولانا قاری ابو الحسن صاحب صدر شعبۂ تجوید دار العلوم دیوبند کی تلاوت کلام پاک سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد دار العلوم کا مشہور ترانہ مولوی عرفان رامپوری، مولوی محمد عدنان دیوبندی، مولوی عبد القیوم مظفر نگری نے پیش کیا پھر حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند نے انتہائی جامع و قیع اور تاریخی خطبۂ استقبالیہ پیش کیا اس کے بعد عالم اسلام کے مشہور عالم دین اور داعی حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی مدظلہ نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں دار العلوم کے اس اقدام کی تحسین فرماتے ہوئے فرمایا کہ حفاظت اسلام کا کام ہمیشہ علماء اسلام ہی نے انجام دیا ہے اور ضروری ہے کہ آج بھی علماء کرام فتنۂ قادیانیت کے مقابلہ میں پوری تیاری کے ساتھ سامنے آجائیں۔

اس کے بعد صدر اجلاس حضرت مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم کے خطاب عالی و دعا پر اس نشست کا اختتام ہوا۔

دوسری نشست

۲۹ر اکتوبر ۸۶ء کو بعد نماز عشاء ۹ر بجے زیر صدارت حضرت مولانا قاضی زین العابدین صاحب رکن شوریٰ دار العلوم دیوبند منعقد ہوئی۔ اجلاس کا آغاز قاری عبد الرؤف صاحب بلند شہری استاذ تجوید دار العلوم دیوبند کی تلاوت سے ہوا بعدہ مولوی شفیق عالم بستوی متعلم دار العلوم دیوبند نے رد قادیانیت کے موضوع پر اپنی ایک لکھی ہوئی نظم پیش کی، اس اجلاس میں حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالن پوری استاذ حدیث دار العلوم دیوبند، مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی

انڈیا کی سطح پر مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل کردی گئی

استاذ دارالعلوم دیوبند، مولانا برہان الدین صاحب قاسمی
سنبھلی استاذ ندوۃ العلماء لکھنؤ، مولانا ریاض احمد قاسمی
فیض آبادی نے اپنے مقالات پیش کئے اور حضرت مولانا عبدالحلیم
صاحب جونپوری دامت برکاتہم اور حضرت مولانا محمد اسمٰعیل
صاحب کٹکی مدظلہ نے اپنے خطابات عالیہ سے سامعین کو
مستفید فرمایا، صدر اجلاس کی تقریر اور دعا پر اجلاس کا
اختتام ہوا۔

خطبۂ استقبالیہ مہتمم دارالعلوم (دیوبند) نے اور افتتاحی تقریر اسلامی دنیا کے مشہور عالم دین مولانا ابوالحسن علی ندوی نے فرمائی

تیسری نشست

۳۰ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو صبح ۸ بجے شروع ہوئی، جس کی
صدارت جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث حضرت مولانا
محمد مالک صاحب کاندھلوی دامت برکاتہم صاحبزادہ
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے (رانی قاری قادیانیت سے تائب ہوئے ہیں) نے اپنے خطابات اور
محمد زکریا گونڈوی متعلم دارالعلوم دیوبند کی تلاوت سے اس تقریروں سے حاضرین اجلاس کو محظوظ فرمایا، صدر اجلاس کے
اجلاس کا آغاز ہوا۔ پھر عبدالوحید صاحب اشک نے ایک خطاب عالی پر اجلاس کا اختتام ہوا۔
استقبالیہ نظم پیش کی۔

فاروقی لکھنؤ، مولانا محمد عارف صاحب سنبھلی قاسمی استاذ ندوۃ العلماء
لکھنؤ اور جناب ولی الدین صاحب حیدرآبادی (موصوف

اس اجلاس میں حضرت مولانا منت اللہ صاحب
رحمانی مدظلہ کا مقالہ مولانا محمد نعیم صاحب استاذ جامعہ رحمانیہ
مونگیر نے پڑھ کر سنایا، اور حضرت مولانا نسیم احمد فریدی امروہوی

چوتھی نشست

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مہتمم دارالعلوم
دیوبند کی صدارت میں (جو مندوبین کے لئے مخصوص تھی) ۳۰ اکتوبر کو بعد نماز ظہر منعقد ہوئی۔ قاری عبدالرؤف صاحب کی
تلاوت سے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس اجلاس میں
چند تجویزیں پیش کی گئیں اور مندوبین نے ان کو منظور فرمایا۔

دارالعلوم دیوبند کی طرف سے ہر مندوب اجلاس کو دس عدد کتابیں بطور ہدیہ دی گئیں

تجویز ۱ : تحفظ ختم نبوت کا یہ اجلاس ہندوستان
میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر انتہائی تشویش کا
اظہار کرتا ہے اور ملک میں اس فتنہ کی از سر نو حرکت کو دین اور
وطن دونوں کے لئے نہایت خطرناک تصور کرتا ہے، اس فتنہ
کی ہلاکت خیزیوں کی بناء پر ضروری سمجھتا ہے کہ منظم ہو کر ملک گیر
پیمانہ پر اس کا مقابلہ کیا جائے اس لئے یہ تجویز کرتا ہے کہ
الف : کل ہند سطح پر مجلس ختم نبوت کی تشکیل کی جائے۔
ب : مرکزی نظام قائم کرنے کے لئے ارکان منتظمہ پورے ملک سے منتخب کر لئے جائیں۔
ج : نو یا گیارہ افراد پر مشتمل ایک سب کمیٹی بنادی جائے جو مجلس مرکزیہ کے اصول و ضوابط اور طریقہ کار کا مسودہ تیار کرے، کام میں تیزی اور سہولت پیدا کرنے کے لئے اس

مولانا فریدالدین مسعود ڈھاکہ، مولانا عبدالحی صاحب فاروقی
دہلی، مولانا عزیز احمد قاسمی استاذ دارالعلوم دیوبند، اور مولانا
مفتی ظفیرالدین صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند نے اپنے وقیع
مقالات پیش کئے اور حضرت مولانا قاری محمد مشتاق صاحب
شیخ الحدیث مدرسہ خادم الاسلام ہاپوڑ، حضرت مولانا منظور
احمد مظاہری قاضی شہر کانپور، حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب
ناظم مجلس علمیہ آندھرا پردیش، حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب

سب کمیٹی کو اختیار دیا جائے کہ وہ ملک کے صوبوں میں مجلس
کی شاخیں قائم کرے۔ نیز مرکزی دفتر کے انصرام و انتظام کی
ذمہ داریوں کو پورا کرے، سب کمیٹی کے افراد حسب ذیل ہونگے
حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند، حضرت
مولانا سید اسعد مدنی صدر جمعیۃ علمائے ہند، حضرت مولانا مفتی
منظور احمد صاحب قاضی شہر کانپور، حضرت مولانا سعید احمد
صاحب پالن پوری استاذ دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا مفتی
عبدالعزیز صاحب رائے پوری، مولانا اسرار الحق صاحب قاسمی
مولانا عبدالعلیم صاحب فاروقی دارالمبلغین لکھنؤ منتظر اور سب
کمیٹی دونوں کے کنوینر حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب ہونگے
اور عارضی دفتر دارالعلوم دیوبند میں ہوگا۔

د : یہ اجلاس دارالعلوم دیوبند اور اس کے ارکان سے
اپیل کرتا ہے کہ وہ مجلس تحفظ ختم نبوت الہند کی سرپرستی فرماتے
رہیں گے اور علمی و تبلیغی امور میں ان کا تعاون مجلس کو حاصل
رہے گا۔

تجویز ۲ : تحفظ ختم نبوت کا یہ اجلاس حکومت
ہند کو اس طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہے کہ ہندوستان اور
دنیا بھر کے تمام مسلم علماء اور پوری ملت اسلامیہ مرزا غلام
احمد قادیانی کے پیروکاروں کو جنہیں قادیانی احمدی لاہوری وغیرہ
مختلف ناموں سے جانا جاتا ہے، ایک جھوٹے مدعی نبوت کی پیروی
کی بناء پر مرتد اور مسلمانوں سے علیحدہ ایک اقلیت قرار دے چکے
ہیں اور بہت سی مسلم حکومتیں مسلمانوں کے اس اجماعی اور متفقہ
فیصلہ کو قانونی حیثیت دے کر اپنے اپنے ملکوں میں اسکا نفاذ
کرچکی ہیں

اس لئے یہ عظیم اسلامی اجلاس حکومت ہند سے مطالبہ
کرتا ہے کہ وہ مسلمانان ہند کے دینی جذبات اور عالم اسلام
کے اس متفقہ فیصلہ کا احترام اور لحاظ کرتے ہوئے قادیانی
فرقہ کو ملت اسلامیہ سے الگ ایک اقلیت قرار دے اور
مسلمانوں کے مخصوص معاملات اور حقوق میں اس فرقہ کو
شریک نہ کرے۔

تجویز ۳ : تحفظ ختم نبوت کا یہ اجلاس وزیر
قانون اور وزیر اعظم ہند کے ان بیانات کو جن میں ملک کے اند

یکساں سول کوڈ کے نفاذ کی بات کہی گئی ہے انتہائی تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ کیوں کہ ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جس میں متعدد مذاہب کے پیرو بستے ہیں اس ملک میں ایک زبان، ایک تہذیب اور ایک مذہب نہ کبھی ہوا ہے اور نہ کبھی ہو سکتا ہے، اس لئے جمہوریت اور آزادیٔ فکر والے کے اس دور میں یکساں سول کوڈ کا تجربہ نہ صرف یہ کہ یہاں بسنے والے مختلف اہل مذاہب کے ذہنی و فکری انتشار کا سبب بنے گا بلکہ ملک کی سالمیت اور قومی یک جہتی کو بھی پاش پاش کر دے گا۔

علاوہ ازیں یکساں سول کوڈ کے نفاذ سے مسلم پرسنل لا کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہے گی۔ اور مسلمان کسی حال میں بھی اسے برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی فرد یا حکومت خواہ وہ مسلمانوں ہی کی کیوں نہ ہو ان کے دینی و مذہبی معاملات میں دخل اندازی کرے، اس لئے مسلمانوں کی نظر میں ہر وہ کوشش جو شرعی احکام اور اس کے ضابطوں کو ختم کرنے کے لئے یا گھٹانے بڑھانے کے لئے کی جائے گی۔ مداخلت فی الدین کے ہم معنی ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے عالمی اجلاس کی طرف سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کو خراجِ تحسین

اس لئے یہ اجلاس حکومت ہند سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس خطرناک اسکیم سے جو ملک و قوم دونوں کو انتشار اور پراگندگی میں مبتلا کرے، دست بردار ہو جائے اور بالفرض اگر وہ اس اسکیم کو بروئے کار لانے ہی کے درپے ہے تو کم از کم مسلمانوں کو دفعہ ۴۴ سے مستثنیٰ رکھے کیوں کہ یہ اسکیم مسلمانوں کے لئے کسی صورت سے بھی قابل قبول نہ ہوگی۔

تجویز ۴: تحفظ ختم نبوت کا یہ عظیم اجلاس تمام برادران ملت اور اپنے دینی بھائیوں کو اس امر کی جانب توجہ دلانا اپنا ایک اہم فریضہ سمجھتا ہے کہ قادیانی فرقہ باجماع ملت اسلامیہ مرتد اور کافر ہے اس لئے مسلمانوں کو ان کے اسلامی ناموں سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے یہ اسلام دشمن گروہ مسلمانوں میں گھس کر قرآن و حدیث کا نام لے کر اور مختلف قسم کے لالچ دیکر بھولے بھالے اور سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں گرفتار کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے اس لئے مسلمان ان سے ہر وقت چوکنا رہیں اور ان کے ساتھ کسی طرح کا میل جول نہ رکھیں۔

تجویز ۵: تحفظ ختم نبوت کا یہ عالمگیر اجلاس قادیانی فتنہ کے تعاقب اور اس کی اسلام دشمن سازش کو بے نقاب کرنے کے سلسلے میں رابطہ عالم اسلامی، موتمر عالم اسلامی الجامعۃ الازہر، مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اور دیگر عالمی اداروں کے مساعی جمیلہ کو بنظر استحسان دیکھتا ہے۔ اور انہیں اس کارکردگی پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ اجلاس اپنے اس یقین کا اظہار بھی مناسب سمجھتا ہے کہ مسلم علماء و دانشوران ملت اور اسلامی ادارے اس فتنہ کی مکمل سرکوبی کے لئے سرگرم عمل رہیں گے اور مجلس تحفظ ختم نبوت الہند کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے۔

تجویز ۶: دارالعلوم دیوبند اور دیگر مدارس عربیہ کا اصل مقصد حفاظت و اشاعت دین کے لئے افراد سازی ہے۔ اب گوناگوں اسباب کی بناء پر یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس مقصد کے لئے ایک مخصوص شعبہ قائم کیا جائے جس میں منتخب فضلاء دارالعلوم کو دین کی اشاعت اور وقت کے فتنوں سے دین کی حفاظت کے لئے تیار کرنے پر خصوصی توجہ دی جائے

یہ اجلاس دارالعلوم دیوبند کی مؤقر مجلس شوریٰ سے اس شعبہ کو دارالعلوم دیوبند میں قائم کرنے اور اس جانب خصوصی توجہ کرنے کی اپیل کرتا ہے۔

پانچویں نشست

۳۰ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو ۸ بجے شب میں زیر صدارت حضرت مولانا مفتی منظور احمد مظاہری قاضی شہر کانپور رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند منعقد ہوئی۔ یہ نشست طلبہ دارالعلوم کے لئے مخصوص تھی جس میں طلبہ دارالعلوم نے اپنی محنت و کاوش کو مقالات اور تقریروں کی شکل میں پیش کیا سامعین نے ذوق و شوق سے سنا، اور اندازے سے زیادہ یہ اجلاس کامیاب ہوا۔

اجلاس کی کارروائی قاری شفیق الرحمن بلند شہری متعلم دارالعلوم کی تلاوت سے شروع ہوئی طلبۂ دارالعلوم میں سے مولوی ریاست علی رامپوری، مولوی محمد سفیان دیوبندی، مولوی شرافت علی سہارنپوری، مولوی محب اللہ دربھنگوی، مولوی احترام عادل بستی پوری نے اپنے مقالات پیش کئے اور مولوی سید محمد سلمان منصورپوری، مولوی سعید الرحمن بستوی، مولوی خلیل الرحمن پورنوی، مولوی عبدالکریم گورکھپوری نے تقریروں سے سامعین کو ہمہ تن گوش کیا۔

اسی اجلاس میں ڈاکٹر احمد خلیل رئیس شئون الدینیہ للقوت المسلحہ کا پیغام جناب محمد باسل الرفاعی نامہ نگار اخبار الاتحاد، دبئی نے پڑھ کر سنایا، صدر اجلاس کی تقریر و دعا پر اس نشست کا اختتام ہوا۔

چھٹی نشست

کا آغاز ۳۱ اکتوبر جمعہ کو صبح ۸ بجے ہوا جس کی صدارت حضرت مولانا سید اسعد مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند نے فرمائی جناب قاری سید قمر الحسن میرٹھی کی تلاوت سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ جناب مولانا نور الحق حیدرآبادی نے بارگاہ رسالت میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔

اس کے بعد مولانا رشید الوحیدی دہلی اور مولانا جمیل احمد نذیری اعظم گڈھ نے اپنا اپنا مقالہ پیش کیا پھر مولانا ابوالقاسم بنارسی نے تجاویز پڑھ کر سنائیں جسے اجلاس نے منظور کیا اور مولانا سعید احمد پالنپوری استاذ

باقی ص ۲۶

قادیانی ٹولہ باجماع امت مرتد اور کافر ہے مسلمان ان کے ناموں سے دھوکہ نہ کھائیں

قادیانیوں کا عیاش سربراہ

پھر آگے لکھا کہ:

"آپ یاد رکھیں کہ اب تنگ آ چکا ہوں اور اگر آپ نے مجبور ہی کیا تو میں نے مقابلہ کے لیے مصمم ارادہ کر لیا ہے اور جب تک میری جان میں جان ہے انشاء اللہ آپ کا مقابلہ کروں گا اور آپ کے تمام دجل و فریب کو انشاء اللہ آشکار کر کے چھوڑوں گا مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ اس مقابلہ میں میری جان جائے یا مجھے مالی نقصان ہو، میں خاموش ہوں تو خدا کے لیے اور اگر اٹھوں گا تو محض خدا تعالیٰ کے لیے۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک طرف تو آپ نے اپنی عیاشی کو انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ جس لڑکی کو چاہا اپنی عجیب فریب عیاری سے بلایا اور اس کی عصمت دری کر دی اور پھر ایک طرف اس کی طبعی شرم و حیا سے ناجائز فائدہ اٹھایا یا اور دوسری طرف دھمکی دے دی کہ اگر تو نے کسی کو بتایا تو تیری بات کون مانے گا تجھے ہی لوگ پاگل کہیں گے میرے متعلق تو کوئی بھی یقین نہیں کرے گا۔" (ایضاً صفحہ ۴۳)

دوستو! خلیفہ جی کو اس برے کام کی گویا لت پڑ گئی اور ان کے خواب و خیال میں ہر وقت اس کا نظارہ رہا کرتا تھا۔ عیاشی و فحاشی اس کا اوڑھنا اور بچھونا بن گیا تھا۔ ایک دفعہ خلیفہ جی کے خاص معتقد نے ان کو مخاطب کر کے لکھا تھا کہ:

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) تو ولی اللہ تھے اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے ہیں، اگر ہمیں اعتراض تو موجودہ خلیفہ پر ہے جو ہر وقت زنا کیا کرتا ہے۔"

(الفضل ۱۹۳۸ء)

دوستو! آپ کو معلوم ہے کہ اس عیاشی کا کیا انجام ہوا۔ زندگی کے برے کرتوت اس کے سامنے آ کھڑے

اس کا بھی باہر والا دروازہ بند کر دیا اور چٹخنیاں لگا دیں جس کمرے میں بیٹھی تھی وہ اندر کا چوتھا کمرہ تھا میں یہ حالت دیکھ کر سخت گھبرائی اور طرح طرح کے خیال دل میں آنے لگے آخر میاں صاحب نے مجھ سے چھیڑ چھاڑ شروع اور مجھ سے برا فعل کروانے کو کہا میں نے انکار کیا آخر زبردستی مجھے پلنگ پر گرا کر میری عزت برباد کر دی اور ان کے منہ سے اس قدر بو آ رہی تھی کہ مجھ کو چکر آ گیا اور وہ گفتگو بھی ایسی کرتے تھے کہ بازاری آدمی بھی ایسی نہیں کرتے ممکن ہے لوگ جسے شراب کہتے ہیں انہوں نے پی ہو، مجھ کو دھمکایا کہ اگر کسی سے ذکر کیا تو تمہاری بدنامی ہوگی مجھ پر کوئی شک بھی نہ کرے گا۔

(بحوالہ تبصرہ شدہ دوم صفحہ ۳۰)

خلیفہ جی اس فعل قبیح میں اس قدر آگے نکل گئے تھے کہ غیر تو غیر رہے اپنوں کی بھی پرواہ نہ ہوتی تھی، شیخ عبدالرحمٰن مصری (جس نے مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاتھ پر قادیانی مذہب قبول کیا تھا) نے صاحبزادہ صاحب کو بڑی نصیحت کی اور جب وہ باز نہ آئے تو انہوں نے ایک خط لکھا۔ جس میں لکھتے ہیں کہ:

"ان تعلقات کا آپ کو اتنا بھی پاس نہ ہوا جتنا کہ ایک معمولی قماش کے بدچلن انسان کو ہوتا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ بدچلن سے بدچلن آدمی بھی اپنے دوستوں کی اولاد پر ہاتھ ڈالنے سے احتراز کرتا ہے لیکن افسوس ہے کہ آپ نے اتنا بھی نہ کیا اور اپنے مخلص دوستوں کی اولاد پر ہاتھ صاف کرنا چاہا جو آپ کے لیے اور آپ کے خاندان کے لیے جان تک قربان کر دینا بھی معمولی قربانی سمجھتے ہیں۔"

(ایضاً صفحہ ۴۹)

پھر صاحبزادہ صاحب کے کرتوت کو نہایت واضح الفاظ میں بیان کر کے لکھا کہ:

"اب میرے صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہو چکا ہے۔ اس کے انجام کو آپ اچھی طرح سوچ لیں اگر آپ اس تحریر کے بعد رک گئے تو میں بھی جس طرح خاموشی سے وقت گذار رہا ہوں گزارتا چلا جاؤں گا۔ کیونکہ ہر حق کا اظہار ہوئے، فالج کا شکار بن گیا اور دس سال تک رہین بستر و بالش کر دیا اور اس عبرتناک رنگ میں اس کو اعضاء و جوارح اور حافظہ سے محروم کر دیا وہ مجنونوں کی طرح سر پٹختا رہتا تھا اس کی ٹانگیں ہر وقت کانپتی رہتی تھیں اور چہرہ کی حالت بگڑ گئی تھی گویا اس پر خدا کا عذاب آ چکا تھا اور آخری وقت اس کے منہ سے کتے کی آواز نکلتی تھی اور اسی حالت میں شدید ذلت کے ساتھ جہنم واصل ہوا، اس کے مرنے پر لوگوں میں اطمینان پھیلا کہ اب ہماری بچیوں کی عزت محفوظ رہے گی۔ چنانچہ اس کے دوستوں اور حامیوں نے بعد میں دکھ بھری کہانیاں سنائیں کہ وہ کس طرح ہماری بچیوں کی عزت سے کھیلتا تھا اور معلوم ہے آپ کو کہ وہ کون تھا؟ قادیانیوں کے چوتھے گرو خلیفہ مرزا طاہر کا باپ اور قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ مصلح مرزا دو مرزا محمود (لعنۃ اللہ علیہ)۔

کمانڈوز کراچی پہنچ گئے

کراچی (ختم نبوت رپورٹ) کراچی میں سہراب گوٹھ پر آپریشن کلین اپ کے آغاز کے ساتھ ہی شہر میں تخریب کار عناصر کی آمد بڑھ گئی ہے اور وہ بسوں اور ٹرینوں کے ذریعے بڑی تعداد میں کراچی پہنچ رہے ہیں۔ ان ملک دشمن عناصر کو جو درالصل افغان انٹیلیجنس اور روس کے تربیت یافتہ افراد ہیں کمانڈوز کے طور پر کام کرنے کی اعلیٰ تربیت دی گئی ہے۔ بالائی ملک سے آنے والی ٹرین پر چھاپے کے دوران بہت سے مشکوک افراد سے مہلک ہتھیار برآمد کیے گئے۔ دریں اثنا سرحد اور تھرپارکر کے راستے بہت سے تخریب کار کراچی پہنچے ہیں۔ یاد رہے کہ سندھ کی سرحد اور تھرپارکر میں قادیانی اچھی خاصی تعداد میں آباد ہیں۔

بقیہ: آپ کے مسائل

منافع کی تقسیم فیصد کے حساب سے

زاہد حسین ــــــــ کراچی

س: آج ایک کمپنی..... کے نام سے بہت مشہور ہے جسکی تمام شرائط کا تو مجھ کو علم نہیں کیونکہ شرائط کی فہرست جب ملتی ہے جب رقم جمع کراتے ہیں مختصر طور پر مجھ کو ایک دو شرائط سرسری طور پر یاد ہیں وہ یہ کہ اگر ہم مبلغ بیس ہزار روپے جمع کرائیں تو وہ تقریباً ہر ماہ...... بطور منافع کے دیتے ہیں اور اگر رقم نکلوانی ہو تو ایک ماہ پہلے اطلاع دینا ہوگی اور اس ماہ کا منافع نہیں ملے گا۔ آیا یہ کاروبار جائز ہے یا نہیں اور اس میں روپیہ جمع کرا کر پرافٹ لینا کیسا ہے؟

ج: اگر وہ کمپنی جائز کاروبار کرتی ہے اور منافع کی تقسیم فیصد کے حساب سے کرتی ہے تو اس میں شرکت جائز ہے اور منافع کی تقسیم نہیں کرتی بلکہ جتنی رقم جمع کرائی گئی ہے اس رقم پر لگا بندھا منافع دیتی ہے تو یہ سود ہے۔ مجھے کمپنی کے اصول و قواعد کی تفصیل معلوم نہیں اگر آپ اسکی شرائط کے فارم بھیج دیں گے تو یہ بتا سکتا ہوں کہ اس کا کاروبار صحیح ہے یا نہیں؟

س: شرائط نامہ کا فارم یہ ہے "مورخہ.... کو فریق اول نے محترم/محترمہ.... سے بسلسلہ مضاربت (مضاربت کاروبار شرعی) مبلغ..... روپے مندرجہ ذیل شرائط کے تحت وصول پائے (۱) اگر کسی معاملہ میں خدانخواستہ نا اتفاقی ہوگی تو فیصلہ شریعت کے مطابق ہوگا۔ (۲) رقم بالا پر جو نفع ہوگا اُس نفع کا..... فیصد ہر ماہ کے حساب پر دیا جائے گا۔ (۳) فریقین میں سے اگر کوئی فریق کام ختم کرنا چاہیگا تو ایک ماہ قبل اطلاع دینی ہوگی اور اس اطلاع ماہ کا نفع نہ مل سکے گا (۴) محترم/محترمہ..... کی عدم موجودگی میں ان کی رقم و نفع کی وصولیابی کے اختیارات محترم/محترمہ..... کو ہوں گے فقط دستخط برائے فریق اول۔ فریق دوم کے شناختی کارڈ پر کے فوٹو سٹیٹ وغیرہ متعلقہ امور"

ج: شرائط کے پرچے کے مطابق منافع کی تقسیم کا اصول صحیح ہے اور اس میں روپیہ لگانا درست ہے بشرطیکہ وہ کمپنی جائز کاروبار کرتی ہو۔

بقیہ: دیوبند کانفرنس

دارالعلوم نے تقریر فرمائی۔ اس کے بعد دارالعلوم کا ترانہ پڑھا گیا پھر حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مہتمم دارالعلوم کی جانب سے جناب مولانا نور عالم صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند ایڈیٹر "الداعی" نے مہمان محترم ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف جنرل سیکرٹری رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ بعدہٗ مہمان محترم نے اجلاس سے خطاب فرمایا اور دارالعلوم کے اس اقدام کو انتہائی مستحسن قرار دیتے ہوئے اس سلسلے میں رابطہ عالم اسلامی کی جانب سے بھرپور تعاون کا یقین دلایا اور فرمایا کہ دنیا میں ہمیشہ سے حق و باطل کی کشمکش جاری ہے اور آج بھی یہ کشمکش زوروں پر ہے۔

دارالعلوم اور اس جیسے تمام اسلامی اداروں کی ذمہ داری ہے کہ احقاق حق اور ابطال باطل کے سلسلہ میں اپنی تمام توانائیاں صرف کر ڈالیں۔ اور عوام کو قادیانیوں کی دسیسہ کاریوں سے بچانے کے لئے ہر قسم کے وسائل کام میں لائیں۔

ترجمانی کے فرائض جناب مولانا قاری محمد عثمان صاحب منصورپوری نے انجام دیئے۔ آخر میں صدر اجلاس حضرت مولانا سید اسعد مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند نے خطاب کیا۔ اور حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب جونپوری مدظلہ کی دُعائے پُراثر پر یہ سہ روزہ اجلاس انتہائی کامیابی و کامرانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

بقیہ: قرآن کا معجزہ

ذلک مغتبطا من کل قلبی"

آپ نے سچ کہا بالکل سچ میں کھلے دل سے اس کا اقرار کرتا ہوں۔

میں نے کہا یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ آپ نے حق کا اعتراف کر لیا، کیوں کہ آپ ادیب ہیں اور اسالیب کی اہمیت کا آپ کو پورا اندازہ ہے۔ یہ مستشرق انگریزی جرمنی، عبرانی اور عربی زبانوں سے بخوبی واقف تھا اور

کے مطالعہ میں اس نے اپنی عمر صرف کر دی تھی۔

(الشیخ طنطاوی جوہری، الجواہر فی تفسیر القرآن الکریم، مصر ۱۳۵۰ھ ج ۲۲ صفحہ ۱۱)

بقیہ: مسلمانوں کا راستہ

(حضرت انبیاء علیہم السلام نے سب احکام الٰہی، اس کی منشا کے مطابق صاف صاف بیان فرما دیئے ہیں) عقل اگرچہ حجت ہے، مگر وہ حجت کاملہ نہیں ہے (لہٰذا) حضرات انبیاء علیہم السلام کی بعثت سے یہ حجت تمام ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا (بنی اسرائیل آیت ۱۵)

ترجمہ: اور ہم سزا نہیں دیتے جب تک کسی رسول کو نہیں بھیج دیتے)۔ (از مکتوب ۴۴ دفتر سوم)

بقیہ: فضائل صدقات

بھی ظاہر ہوئی کہ باوجود اپنی کوشش کے جب صدقہ بے جگہ صرف ہو گیا تو اس کی وجہ سے بددل ہو کر صدقہ کا ارادہ ترک نہیں کیا بلکہ دوبارہ سہ بارہ صدقہ کو اپنے مصرف پر خرچ کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ یہی وہ ان کا اخلاص اور نیک نیتی تھی جس کی برکت سے تینوں صدقے بھی قبول ہو گئے اور قبول کی بشارت بھی خواب میں ظاہر ہو گئی۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر صدقہ ظاہر کے اعتبار سے اپنے محل پر خرچ نہ ہوا ہو تو اس کو دوبارہ ادا کرنا مستحب ہے اور دوبارہ ادا کرنے سے اکتانا نہیں چاہیے جیسا کہ بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ خدمت کو قطع نہ کر اگرچہ عدم قبول کے آثار ظاہر ہوں۔

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اللہ جل شانہٗ آدمی کی نیک نیتی کا بدلہ ضرور عطا فرماتا ہے۔ اس لیے کہ ان صدقہ کرنے والوں نے خالص اللہ کے واسطے صدقہ کرنے کا ارادہ کیا تھا (اسی لیے رات کو چھپا کر دیا تھا) تو حق تعالیٰ شانہٗ نے اس کو قبول فرمایا اور بے محل خرچ ہو جانے کی وجہ سے مردود نہیں ہوا۔

انکشاف

محمد اقبال حیدرآباد

مرزا قادیانی اور سودی قرضہ

ایک مرتبہ مرزا صاحب نے اعلان کیا کہ جو غیر مسلم براہین کا جواب لکھے گا اس کو دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ تو پنڈت لیکھرام نے لکھا تھا کہ آپ کا دس ہزار روپیہ انعام کا اشتہار محض فریب و دجل ہے۔ کیوں کہ آپ کی تمام منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد بھی اس قیمت کی نہیں ہے۔ قادیان کے ہندو مسلمان آریہ وغیرہ اس بات کے گواہ ہیں بلکہ تمام ضلع گورداسپور کے لوگ آپ کی قلاشی اور وجہ معاش کے فقدان سے آگاہ ہیں۔ اور پنجابی مثال ”آپ میاں مانگتے اور باہر کھڑے درویش“ بالکل آپ کے حسب حال ہے۔ خود قرض دار اور بسر اوقات سے ناچار۔ مگر دس ہزار اظہار کے روپوں کے دعویدار ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ آپ صفحہ قرطاس پر تو ہندسوں کی من مانی رقوم لکھ لیتے ہیں۔ مگر زر نقد ندارد ہے۔ (تکذیب براہین ص ۲۷۲ ـ ۲۷۳)

پنڈت لیکھرام کے اس بیان کی تائید کہ مرزا صاحب مقروض تھے۔ اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ مرزا صاحب دوسری شادی کرنے کے بعد اپنے خسر ثانی کا دُم چھلا بنے ہوئے تھے جہاں میر ناصر نواب تبدیل ہو کر جاتے یہ بھی وہاں جا براجمان ہوتے۔ اور ان کے ٹکڑوں پر بسر اوقات کرتے۔ جس طرح مرزا صاحب کئی سال تک لدھیانہ میں اپنے خسر کے در دولت پر پڑے ہوئے تھے۔ اسی طرح اس سے پیشتر چھاؤنی انبالہ میں بھی میر صاحب کے گھر کی روٹیاں توڑتے رہے۔ انہی ایام میں الہامی صاحب نے چھاؤنی انبالہ کے ایک مہاجن سے سودی قرضہ بھی لے رکھا تھا۔ جب ”براہین احمدیہ“ کے صدقہ سے فراغ دستی نصیب ہوئی تو الہامی صاحب نے چھاؤنی انبالہ کا قرضہ چکا دینا چاہا۔ قادیان کے آریوں کو اس کا پتہ چل گیا۔ انہوں نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ مرزا صاحب دس ہزاری اشتہار شائع کرتے وقت خود مقروض تھے اور بہت بڑی شرح سود پر قرض لے رکھا تھا حالانکہ شریعت اسلام نے سود کا لینا اور دینا دونوں حرام قرار دیئے ہیں۔ کسی طرح الہامی صاحب کی دو چٹھیاں حاصل کر کے شائع کر دیں۔ یہ چٹھیاں بشن داس انبالوی کے نام بھیجی گئی تھیں۔ الہامی صاحب نے اس پر بہت پیچ و تاب کھایا۔ آریوں کی اس جسارت و دیدہ دلیری پر شکوہ شکایات کا جو مواد اُن کے نوک قلم سے ٹپکا اس سے ناظرین کو محظوظ کیا جاتا ہے۔ مرزا صاحب رسالہ شحنہ حق میں فرماتے ہیں:

”اس اعتراض کی اصلیت صرف اس قدر ہے کہ انبالہ چھاؤنی میں کسی ایک خط میں نے ایک ہندو دکاندار کی طرف براہ تصفیہ ایک پرانے برداشتی حساب کے جس کا اُس ہی مدت تک ملتوی پڑے رہنا قرین مصلحت نہیں تھا لکھے تھے اور اُسی دکاندار کو بلایا تھا کہ اب حساب دیر کا ہو گیا ہے تم خود دستاویز ساتھ لاؤ اور جو کچھ حساب نکلتا ہے لے جاؤ اور خود سمجھاؤ۔ اگرچہ ٹھیک ٹھیک یاد نہیں مگر خیال کیا جاتا ہے کہ شاید ان خطوط میں سے کسی خط میں یہ بھی لکھا گیا ہو کہ تم نے حساب کے لئے بلائے جانے کا جال ظاہر کرنا ہے۔ اب معترض خیانت پیشہ جس نے سرقہ کے طور پر لالہ بشن داس مکتوب الیہ کے صندوق سے خط چرائے ہیں۔ اس اصل حقیقت میں تحریف و تبدیل کر کے اور اپنی طرف سے کچھ کا کچھ تودہ طوفان بنا کر اس بات کو کہیں سے کہیں لگا کر یہ اعتراض کرتا ہے کہ گویا ہم نے یہ مکر و فریب کیا اور جھوٹ بولا اور جھوٹ کی ترغیب دی جس ناجائز طور سے یہ خطوط حاصل کئے گئے ہیں وہ یہ ہے کہ لالہ بشن داس مکتوب الیہ کی دکان پر ایک کیسوں والے آریہ نے جو اب باوا نانک صاحب سے بیزار ہو کر دیانندی پنتھ میں داخل ہو گیا ہے ایک دو آریہ اوباشوں کی رازداری اور تحریک سے یہ دیکھا کہ دکانداروں کی عادت ہے اپنی دکان کو کھلی چھوڑ کر کسی کام کے لئے بازار میں نکلا۔ اس کے جانے کے ساتھ ہی سکھ صاحب نے اُس کے صندوق کو ہاتھ مارا۔

شاید اس دست درازی سے نیت تو کسی اور شکار کی ہوگی۔ کیوں کہ اسے معلوم تھا کہ یہ مال دار آدمی ہے مگر لالہ بشن داس کی قسمت اچھی تھی کہ اُس جلدی میں زیور تک جو صندوق میں پڑا ہوا تھا۔ ہاتھ نہ پہنچا صرف دو خط ہاتھ میں آ گئے۔ جن کو اس کے ان ہی ہم مشورہ یاروں نے جو ایک ہی سانچے کے ہیں۔ بہت ہی خیانت اور یاوہ گوئی کے ساتھ چھاپ دیا۔ لالہ بشن داس نے اپنی شرافت سے صبر کیا ورنہ سکھ صاحب اور اس کے رفیقوں کو بیگانہ صندوق میں ہاتھ ڈالنے کا مزہ بھی معلوم ہو جاتا ہماری دانست میں یہ مقدمہ اب بھی دائر ہونے کے لائق ہے۔ کیوں کہ لالہ بشن داس کے زیور وغیرہ کا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ مگر خطوط کی چوری بھی حسب قانون مروجہ انگریزی ایک چوری ہے جس کی سزا میں شاید تین سال تک قید ہے۔

وہ صرف حسابی معاملہ کے خطوط تھے جن کا بے اجازت کھولنا جرم ہے۔

(شحنہ حق مؤلفہ مرزا غلام احمد ص ۳۷، ۳۹)

INTERNATIONAL
WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered No. M-166

اندرون ملک اور بیرون ملک نمائندوں سے گذارش

اندرون ملک اور بیرون ملک ہفت روزہ "ختم نبوت" کے تمام نمائندگان سے گزارش ہے کہ وہ مسلم اداروں اور تجارتی فرموں سے ہفت روزہ ختم نبوت میں اشتہارات دلوانے کیلئے رابطہ قائم کریں، اس بارے میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ اشتہارات ہفت روزہ کے شایان شان ہونے چاہییں، الحمد للہ کہ رسالہ اس وقت پوری دنیا میں پہنچ رہا ہے اور پاکستان میں شائع ہونیوالے تمام دینی جرائد میں سب سے زیادہ شائع ہو رہا ہے، مسلم کمپنیوں، اداروں اور تجارتی فرموں کو اپنی مشتہری کا نادر موقع ہے آپ کی طرف سے یہ اس عالمی ادارے کی بہت بڑی خدمت ہوگی؟

(ایڈیٹر)

نرخنامہ اشتہارات

ٹائیٹل کا آخری صفحہ —— ۲۰۰۰

ٹائیٹل کا اندرونی صفحہ —— ۱۵۰۰

اندر کے صفحات فی صفحہ —— ۵۰۰

نصف اور چوتھائی اسی نسبت سے لگائیں، اشتہارات پر مناسب کمیشن دیا جائے گا؟